



# جاء الحق فنهى الباطل الى الباطل كان جهوتا

از تالیف مولوی احمد صاحب کتب سترزد جناب وحید عصر فرید و ہر جامع معقول و منقول  
حاوی فروع و فہول تدریجہ المحققین زبدۃ المدققین امام العلماء قاضی الاسلام  
قاضی الملک مولانا مولوی محمد صبغتہ اللہ سقی اللہ ثراء و جعل الخیرۃ مثلاً

## سوالہ پر فوائد سی قاطعۃ السلامین انکر قرآن و طم القرن

منظور علماء دیانت شعار و مقبول فضلاء ذوی بالافتاد  
یقین جناب مصنف سلمہ اللہ تعالیٰ باہتمام ضعف عباد اللہ الباری  
سید مرتضیٰ قادری شہر جریدہ روزگار و ۹۶ء مجلہ

در مطبع کتبہ کبیرہ اس مطبوعہ گرید

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ  
 یا باری تعالیٰ ہیکو ضلالت میں نہ ال اور جہل مرکب سے باز رکھ راہ راست بتلاتا فحواہی آیت  
 افسن زین لد سوء عملہ فتراہ حسنا سے کنارہ کش رہیں اور زعم ایسا نہ ہے کہ  
 نہ جاننے والی چیز کو ہم جانتے ہیں بولیں ۛ انگس کہ نہ اندوہد اند کہ بداند و درجہل مرکب  
 ابد اللہ ہر باند و ربنا لا نزع قلوبنا بعد اذ ہدیتنا و ہب لنا من لدنک رحمة  
 انک انت الوہاب اندون ایک صاحب نام انکا محمد عزیز الدین گھٹالہ قرآن شریف کا  
 ترجمہ تصنیف فرماتے ہیں اور اوکو نماز میں پڑھنا عوض میں تلاوت قرآن شریف کے  
 درست ہی لکھتے ہیں اور اس کے وجوب کے قایل ہیں اور قرآن شریف کو عام لوگ نماز میں پڑھنا  
 نماز کا قیاسی باطل یا خود نماز کے مبطل ہونے پر زعم کرتے ہیں اور اطفال کو وہ ترجمہ بدین  
 قرآن کے تعلیم فرماتے ہیں اور عام لوگوں کو اس طرف بلائے اور ترغیب دیتے ہیں

اپنے زعم بالطلح پر چند دلائل کا ذبح مخالف قرآن و حدیث کے الجمل سے لکھ کر شہرت مٹی  
اور اکثر علما کے پاس اسکو درپیش کرتے ہیں مثل لوہار کے پاس سونے اور سمیع ہواہر کے یہ صاحب  
محمد پور میں مدرس ہیں اور اسکا تخلص دیدار ہے اور پیش ازین دعویٰ مہدویت کا بھی کیا تھا حالانکہ  
سیادت کی کچھ بویاں نہیں لکھتے بعد ازان دعویٰ رسالت کیا اور کہا لا الہ الا اللہ دیدار علیہ السلام  
اب قرآن بانی کا دعویٰ در ضمن اُس مسئلے کے کرتے ہیں آئندہ باقی رد دعویٰ الوہیت دفعہ  
باللہ من ہذہ الدعاوی اب ہم ترجمہ قرآن شریف کے مسئلہ کی کیفیت اولاً لکھتے ہیں بعد ازاں  
ہندی قرآن تباہی والے صاحب کے دلائل مزعومہ کا حال تفصیل مشروح کرینگے تا عوام دھوکا  
نکھادیں اور راہ ضلالت کی طرف نہ بھٹکیں اور پیچھے اسکے اس صاحب کے حق میں فتویٰ شرعیہ  
بھی لکھتے ہیں ان شاء اللہ تعالیٰ۔ **تذنیہ** ترجمہ ہکو کہتے ہیں بدل دینا  
ایک زبان کو دوسری زبان میں اس طرح کہ وہ دوسری زبان قائم مقام زبان اول کی ہو اور  
اس تعریف سے لازم آیا کہ ترجمہ قرآن کا شامل جمیع مراد اللہ کو ہو کیونکہ وہ اللہ کے کلام کا قائم مقام  
ہو اور وہ غیر ممکن۔ بحر المحیط زر کشی میں ہر الترجمة ہی بدل اللفظة بلفظة تقوم مقامها  
فی مفهوم المعنی للسامع المعبر بثلث الالفاظ انتہی۔ اتقان فی علوم القرآن میں فقال  
منقول ہر اما اذا اراد ان یقرأ بالفارسیة فلا یمکن ان یرقی جمیع مراد اللہ لان  
الترجمة ابدال لفظ بلفظة تقوم مقامها وذلک غیر ممکن بخلاف التفسیر انتہی

اور تفسیر القرآن بعض کے نزدیک عبارت ہر توضیح معنی آیت کی اس لفظ سے جو دلالت ظاہر کرتا ہو معنی پر اور بعض کے نزدیک عام خواہ دلالت کرے معنی ظاہر پر یا غیر ظاہر پر۔ اور بعض کے پاس بیان اس معنی کا ہر جو ذہن مفسرین قائم ہر ضرورت کیلئے استعمال ہے لازم آتا ہے کہ تفسیر جمیع مراد اللہ پر دلالت کرنا ضرور نہیں ہے۔ جامع العلوم میں ہے التفسیر الشریع توضیح معنی الآیۃ وشافھا وقصتها والسبب الذی نزلت فیہ بلفظ یدل علیہ لآلۃ ظاہرۃ انتہی اتقان میں ہے اعلم ان التفسیر مخیر عن العلماء کشف معانی القرآن و بیان المراد من ان ینکون بحسب اللفظ المشکل وغیرہ وبحسب المعنی الظاہر وغیرہ انتہی بحر المحيط میں زرکشی ذکر کرتا ہے لان التفسیر عبارة عما قایم فی النفس المعنی مبین للحاجة و الضرورة انتہی اور اتقان میں فقال سے منقول ہے قیل لہ فاذا لا یقدر احد ان یفسر القرآن قال لیس كذلك لان هناك یجوز ان یتبع بعض مراد اللہ ویجوز لبعض انتہی جب تعریف ترجمہ و تفسیر کی جو اس مقام میں ضروری تھی بیان ہو چکی تو قرآن شریف کے ترجمے کا مسئلہ مذکور ہوتا ہے۔ ترجمہ قرآن کا ناز میں پڑھنا بالکل درست نہیں اور نماز کی واسطے کافی نہیں نزدیک امام مالک امام شافعی و امام احمد بن حنبل وغیرہم کے رضی اللہ عنہم اور ان کے پیروں قرآن عبارت ہے لفظ و معنی سے جمیعاً مگر امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک روایت میں اسکو درست کہا مطلقاً خواہ وہ عربی پڑھنا جانتا ہو یا نہ ہو درنہ صورت امام ابو حنیفہ کے پاس قرآن عبارت فقط معنی ہے اگر ابو یوسف و محمد رحمہما اللہ درست نہیں کہتے ہیں لیکن عدم قدرت کیونکہ

یعنی اگر عربی سے قرآن کرنا نہیں سکتا ہی تو نماز میں کافی ہی نہیں ہوگا فی نہیں ان صاحبوں کے پاس  
بھی قرآن عبارت ہر لفظ و معنی سے جمیاً جیسا شافعی و مالک وغیرہما کے نزدیک ہی۔ امام نوادی  
جو ائمہ شافعیہ سے ہیں بتیان میں فرمایا لا یجوز قرآن القرآن بالعجمیۃ سواء احسن بالعجمیۃ  
ام لم یحسنہا سواء کان فی الصلاۃ ام فی غیرہا فان قرأ بها فی الصلوۃ لم یصح صلاتہ  
و هذا منہنا وهو مذہب مالک و احمد و داود و ابی یکراب المذنب و قال  
ابو حنیفۃ یجوز ذلك و تصح بہ الصلاۃ و قال ابو یوسف و محمد یجوز ذلك لمن  
لم یحسن العربیۃ و لا یجوز لمن فحسنا انہی بعض عبارات مومئہ کتب حنفیہ سے معلوم  
ہو تاہی کہ ائمہ ثلاثہ کا مذہب مثل مذہب صاحبین کے ہی وہ ایسا نہیں بلکہ وہ عبارات توحید پر  
ہیں ہم قریب اوسکا حل کر گئے۔ پھر جانا چاہئے کہ دوسری ایک کتب صحت ہو چکا  
کہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے اس راوی سے قول ابو یوسف محمد کی طرف رجوع فرمایا ہی اور یہی قول  
مفتی بہی اور اس ہی پر عمل ہی قول اول مرجوع عنہ پر عمل ناجواز ہی بحر الرائق میں ہی ان المجتہد  
اذا رجع عن قول لا یجوز الاخذ بہ كما صرح بہ فی التوشیح بہر حال تابعین امام ابو حنیفہ  
رضی اللہ عنہ کے اس قول اول مرجوع عنہ کو نہایت ضعیف اور بی دلیل جاکر اسکے تاویلات شروع  
کی ہیں اور ان لوگ کی عادت ایسی ہی ہے کہ جب کسی قول ابو حنیفہ سے مردی ہو اور مفتی بہ نہ ہو  
اور وہ بی دلیل سے فحشی و تمرد سے کوائف ایلات فرماتے ہیں بعد ازاں مفتی بہ دوسرا بیان کرتے ہیں

ایسا ہی بیان وہی ہے کہ کوئی ترک نہ کرے کہ یہ قول ضعیف ہر امام نے رجوع فرمایا ہے  
 الاصول شرح منارین ہر دو فی الاجتزاء بالمعنی فی الصلوۃ عند ابی حنیفہ وہاں  
 قال اصح رجوعہ انتہی رد المحتار میں ہر لان الامام رجوع الی قولہا فی اشتراط القراءة  
 بالعربیۃ لان المأمور بہ قراءۃ القرآن وهو اسم للنزل باللفظ العربی المنظم ہذا  
 النظم الخاص المکتوب فی المصاحف المنقول الیہا نقلًا متواترًا والاعجمی انما یم  
 قرآنًا جازا ولذا یصح نفی اسم القرآن عنہ فظقوة دلیل قولہا رجوع الیہ انتہی  
 اور کوئی تاویل کرے کہ یہ قول دلیل آیت لفظی بر الاولین سے ہر بعض اس کو رد کرتے ہیں  
 کہتے ہیں کہ وہ آیت محققین کے پاس تحمل ہر قابل دلیل نہیں ماحجوں کے تفسیر احمدی میں لکھا ہے  
 قولہ واللہ لفظی بر الاولین ای نعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم فی بر الاولین  
 أو القرآن ذکرہ ثبت فی سائر الکتب السماویۃ أو معانیہ فیہا فہذا ثلث احتمالات  
 وبالآخر اخرج صاحب الکشاف والمدارک والہدایہ علی ان القرآن قرآن و  
 ان ترجم بغير العربیۃ فیکون دلیلًا علی جواز قراءۃ القرآن بالفارسیۃ فی الصلوۃ لا  
 لفیکن فی زبر الاولین الا بغير العربیۃ وقد خالف فیہ ابو یوسف ومحمد والشافعی  
 فلم یجوزوا القراءۃ بالفارسیۃ الا فی حالۃ عدم القدرۃ علی العربیۃ بخلاف ابی حنیفہ  
 فانہ جوزہا فی الحالین وحجتہما ہو وصف القرآن بالعربیۃ فی قولہ تعالیٰ

یہاں شافعی کو صاحبین کے ساتھ  
 شریک کر کے بیان کیا ہے کہ وہ مخالف ہیں  
 اس کے بارے میں فقہ حنفی کے علم  
 میں ہر شرکت میں دلیل  
 میں مستند ہے

قرآناً عربیاً ونحوہ وقولہ تعالیٰ وانه لفی زبر الاولین محتمل لرجوع الضمیر  
 الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکون ذکر القرآن زبر الاولین دون معانی علی  
 ما علمت آنفاً وقد اعجب اللہ تعالیٰ حيث جمع بین قولہ تعالیٰ بلسان عربی و بین قولہ  
 وانه لفی زبر الاولین ایراداً التمسک کل من ابی حنیفہ وصاحبہ من المحتمل المحکم  
 والمذهب عندنا ان المحتمل یرد الی المحکم فیدنخی ان لا یجوز الابلسان عربی  
 وقد صح رجوع الی قولہما وعلیہ الاعتماد بعضون کہ اس آیت سے حجت نہیں ہو سکتی  
 طیبی نے تفسیر کشاف کے حاشیہ میں کہا واما الاحتجاج بعلی جواز القراءة بالفارسیۃ  
 فمشکل انتہی اور معراج الدرایہ شرح ہدایہ میں کہتا ہر کہ ضمیر اند لفی زبر الاولین کی  
 راجع قرآن کی طرف ہونا جائز نہیں نہ باعتبار لفظ ومعنی کے اور نہ باعتبار تمامی معانی کے کیونکہ  
 قرآن میں احکام ماضیہ امت اسلام اور آیات ماسخہ مل سابقہ موجود ہیں پس اجماع انکار زبر الاولین  
 ممکن نہیں اسکی عبارت یہ ہر علی انما نقول لا یجوز ان تكون الکتابۃ مراجعۃ الیہ  
 باعتبار معنایہ ولفظیہ لا باعتبار جمیع معانیہ لاشتمال القرآن علی الاحکام المآلۃ  
 بملئ الاسلام والایات الناسخۃ للاملل السابقۃ فلا یمکن اجماعہا فی زبر الاولین  
 شرح مجمع البحرین میں ایسی ہی کہا ہر علاوہ ہر ان اس دلیل سے لازم آتا ہر کہ سورہ فاتحہ بھی زبر الاولین  
 میں موجود ہے صحیح احادیث سے ثابت ہو چکا کہ وہ سورہ کے مثل تورات میں اور نہ انجیل و زبور میں



نازل ہوا ہر قائل اور کوئی بیان کرتا کہ یہ قول ابو حنیفہ کا مطلقاً نہیں بلکہ رخصۃ اسقاط ہر قراءۃ  
عربیہ سے واسطے اس شخص کے جو شہم بدعت نہ ہو اور وہ ترجمہ کیا ہو لفظ ایک کلمہ یا دو کلمہ جو غیر ماول  
اور غیر محمل ہی سے تلوچ میں کہتا ہر فروخص ابو حنیفہ نے اسقاط لزوم النظم و رخصۃ  
الاسقاط لا تختص بالعدرو ذلك فمن لا یتھم بشئ من البدع وقد تکلم بکلمۃ  
او اکثر غیر ماولہ ولا محتملہ للعافی انتہی تحقیق شرح حسامی میں بھی ایسا ہی ہر کفایہ  
حاشیہ ہدایہ اور معراج الدرایہ اور نہایہ حاشیہ ہدایہ میں ہر قال الامام المحبوب الخلا  
فمن لا یتھم بشئ وقد قرأ فی الصلوۃ کلمۃ بالفارسیۃ او اکثر منها شرح مختصر  
وقایہ لام شمسین ایسا ہی ہر اور چلی تلوچ کے حاشیہ میں کہتا ہر ظاہرہ یدیل علی انہ لو  
قرء بالفارسیۃ ما یجوز بہ الصلاۃ لا یجوز واما الجوزان یتکلم بترجمۃ کلمۃ  
او کلمتین اثناء القراءۃ بالعربیۃ انتہی اور کوئی تشریح کرتا ہر ہر کہ رخصت اس ترجمہ کی  
او وقت میں ہر جو اختلال نظم میں نہ لے یہاں تک کہ باطل ہو تو ہر نماز تفسیر کے پڑھنے سے اتفاقاً  
توچ میں نقل کرتا ہر وقیل من غیر اختلال للنظم حتی تبطل بقراءۃ التفسیر اتفاقاً  
امہ تفسیر احمدی اور تحقیق شرح حسامی میں ایسا ہی ہر اور کوئی تو فرماتے ہیں کہ یہ قول ابو حنیفہ کا  
رخصۃ ہر اگر عمدہ انہو پھر جس شخص نے ترجمہ عمدہ نماز میں قرات کیا تو باوجود مجنون ہر اسکا علاج کرنا یا  
زندیق ہر اسکو قتل کرنا تلوچ میں نقل کرتا ہر وقیل من غیر تعدیل والا لکان مجنوناً فیکاد ی

او زید یقاف یقتل انہی کتفایہ حاشیہ ہدایہ اور ہدایہ حاشیہ ہدایہ او تفسیر احمدی و فیض احمدی  
 اور سراج الوداع شرح قدوری امد شرح مختصر قایہ لام شمنی اور حاشیہ خبازی علی ہدایہ او  
 منہج الدرایہ اور عینی شرح ہدایہ اور فتاویٰ تاتارخانیہ اور تحقیق شرح حسامی بن ایاسی  
 مسیح الازہر شرح فقہ اکبر بن ہر و ماینس الی ابی حنیفہ ان من قرأ فی الصلوۃ بالفارسیۃ  
 اجزاء فقل رجع عنہ وقال لا یجوز مع القدرة بغیر العربیۃ قال لو قرأ بغیر العربیۃ  
 فاما ان یکون مجنوناً فیدلوی او زید یقاف یقتل لان اللہ تکلم بهذه اللغۃ والا عجبا  
 حصل نظم ومعناہ کسی نے کہا کہ اس کا ترجمہ مخصوص فارسی سے رہنا ہندی یا ترکی  
 یا رومی زہد و مختارین لکھا ہر و حصہ البردعی بالفارسیۃ لمزہتہا بحديث لسان  
 اهل الجنة العربیۃ و الفارسیۃ الدریۃ بقصد ید الرءاء ہستانی تحقیق شرح حسامی بن  
 وقیل الخلاف فی الفارسیۃ لانہا قریبۃ من العربیۃ فی الفصاحتہ و اما القراءۃ بغیرہا  
 فلا یجوز بالانفاق انہی لیکن اس کو دوسرے ذکر کرنے میں کمالا یغنی کسی نے کہا رجوع کرنا  
 سبب یہ کہ ظاہر مخالف قرآن شریف کا ہوتا ہر توجہ حاشیہ توضیح میں لکھا ہر قولہ  
 لکن الاصح انہ مرجع الی قولہا علی ما روی فوح بن ابی مریم عن ابی حنیفہ قال  
 فخر الاسلام لان ما قالہ یخالف کتاب اللہ تعالیٰ ظاہراً حیث و وصف المثل بالعربی  
 شرح مجمع البحرین میں ہر والاصح رجوع الی رجوع ابی حنیفہ الی قولہا علی ما رواہ ابو البرکات

ما قاله مخالف لکتاب اللہ ظاہراً لاند وصف المنزل بالعربی انتہی بعضون نے  
 کہا یہ مسئلہ مشکل ہر کسی شخص کو اسکی وجہ معلوم نہیں ہوتی ہر تلوچ میں ہر قال ابو اليسر ہذا  
 مسئلہ مشکلاً لا یتضح لاحد ما قال ابو حنیفہ وقد صنف الکرخی تصنیفاً  
 طویلاً ولم یأت بدلیل ثانی بعض نے بولے رجوع کرنا سبب یہ کہ اس سے یا تو  
 قرآن شریف کی تعریف باطل ہوتی ہر تلوچ بدون قرآن کے جائز ہونا لازم آتا ہر شرح منار میں ابن  
 بیٹہ نگاہ رواضع اندہ مرجع عن هذا القول كما روی نوح ابن ابی مریم ہذا  
 لاند یلزم منہ احد الامرین بطلان تعریف القرآن لان الفارسیۃ غیر مکتوبہ فی  
 المصاحف او جواز الصلوۃ بدون القرآن لاند اسم للنظم کوئی کتاب نہ کہ جواز نماز کا  
 فارسی واسطے عذر حکمی کے ہر اور وہ عذر حکمی حالت مناجات کی ہر اللہ سے اور نظم عربی بلیغ رہے  
 سے اس پر قادر نہیں ہو سکتا یا یہ کہ عربی پر ہننے کی طرف متوجہ ہوا تو ذہن منتقل ہوتا ہر طرف  
 حسن بلاغہ کے اس وقت حضور خالص باقی نہیں رہتا نور الانوار میں ہر وجواز الصلوۃ  
 بالفارسیۃ انما ہو بعد حکمی و هو ان حالة الصلوۃ حالة المناجاة مع الله تعالى  
 والنظم العربی محض بلیغ فلعلہ لا یقدر علیہ اولاً لاند ان اشتغل بالعربی ینقل الذہن  
 منہ الی حسن البلاغۃ والبراعۃ ویتلذذ بالاسجاع والفواصیل ولم یخلص الخوض  
 مع الله تعالى بل یکوز هذا النظم حجاباً بینہ و بین الله تعالى انتہی یہ دلیل ضعیف ہے

اس وقت بن آتی کہ اگر قرآن عربی سے پڑھنا اصلاً درست نہ ہوتا پھر جب عربی سے پڑھنا  
 ابو حنیفہ کے پاس درست ہو تو یہ ایک جواز کی منافی ہر قند پر **بعضے** کہتے ہیں کہ نماز میں مقصود  
 معنی قرآن ہر لفظ ضرور نہیں ہو سکتا صاحب بحر الرائق مردود کہتا ہے اور ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ  
 نے اپنے قول اول سے جوع کیا ہو سکتا تحقیق کرتا ہر کی عبارت یہ ہر کمالو قرأ بها عاجزا  
 ای قرأ بالفارسیۃ حالۃ العجز عن العربیۃ فانہ یصح وهذا بالاتفاق قید بالعجز لانه  
 لو کان قادراً فانہ لا یصح اتفاقاً علی الصحیح وکان ابو حنیفہ اولاً یقول بالصحة نظراً  
 الی عدم اخذ العربیۃ فی مفهوم القرآن ولذا قال تعالیٰ لو جعلناه قرآناً عجمیاً  
 فانہ یستلزم تسمیۃ قرآناً ایضاً لو کان اعجمیاً ثم رجع عن هذا القول ووافقه  
 فی عدم الجواز وهو الحق لان المفهوم من القرآن باللام انما هو العربی فی عرف الشرع  
 وهو المطلوب بقوله تعالیٰ فاقروا ما تیسر من القرآن واما قران المنکر فلم یعهد فیہ  
 نقل من المفهوم اللغوی فیتناول کل مقرأ وما قبل النظم مقصوداً لا لعجاز وحاً  
 الصلوة المقصود من القرآن فیها المناجاة لا الاعجاز فلا ینکون النظم لازماً فیہا  
 فردود لانہ معارضة للنص بالمعنی فان النص طلب بالعربی وهذا التعلیل بحجہ  
 بغیرہا انتہی **حسن** و سوان قول بھی رد ہوتا ہے **بعضوں** نے کہا ابو حنیفہ سے منقول ہے  
 کہ ترجمہ قرآن شریف کی معنی پر دلالت کرتے رہنا اور مطابق نظم کے ہونا اور یہ جواز قریب ہے کہ

اور اسکو ہمیشہ پڑھنا حرام ہر قیام ملک العلماء عبد العلی قدس سرہ نے ترجمہ سنار میں کہا ہر مذکر  
 از امام ابو حنیفہ منقول ہے جواز نماز بقراءۃ غیر عربی کہ والی باشد بر معنی قرآن و مطابق نظم باشد  
 و این جواز با اسوات شدیدہ ہے اعتیاد بان حرام ہے قطعاً بعضوں نے بیان کیا  
 ترجمہ مطابق نظم کے ہونا واسطے اوں آیات محکمہ کے جو قابل تاویل و محتمل دوسری معنی کے نہوں ترجمہ  
 سنار میں ملک العلماء نے فرمایا خواندن ترجمہ بشرط مطابقتہ نظم مرآت محکمہ را کہ قابل تاویل و محتمل  
 معنی ذکر نباشد جائز ہے مگر کسی کہ طاعت خواندن نظم ندارد و اتفاق امام ابو حنیفہ و صاحبین ہی  
 یعنی آیات محکمہ کا ترجمہ پڑھنا درست نہیں اور تفسیر احمدی میں ہر دیش تو طاعتانہ لایکون  
 تلك العبارة محتملة للمعاني و لا مألوفة انتهى بعضی نے ترجمہ قصص ہر تو نماز فاسد  
 ہوتی ہر اگر ذکر تو فاسد نہیں ہوتی در مختار میں ہر قرأ بالفارسیۃ و التورۃ و الانجیل  
 ان قصۃ تفسد و ان ذکر الکالا و محیط برائی میں ہر انما يجوز اذا كان ذلك ثناء  
 کسورۃ الاخلاص فاما اذا كان من القصص فانه لا يجوز کقولہ تعالیٰ اقتلوا یوسف  
 فقال مکشید یوسف فانه لا يجوز فیفسد صلاتہ اور فتاویٰ تاتارخانیہ اور عینی شرح  
 اور معراج الدرایہ میں بھی ایسا ہی ہے بعضوں نے فرمایا ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کو کوئی دلیل نہیں ملے  
 دلیل اسکے خلاف میں ہر اسلئے رجوع کیا شرح مسلم الثبوت میں طائفاً نے لکھا ہر وقد صح  
 رجوع ابی حنیفہ عن القول بجواز الصلوة بالفارسیۃ بغير عذر لانه لا دلیل

يقتضی بل الدلیل علی خلافہ فان المقرآن والاحادیث دلالت علی وجوب قیام القرآن  
 والفارسیہ وغیرہا لیست بقرآن انتہی اور تفسیر احمدی میں ہر شے الاصحیح من قول  
 ابی حنیفہ ان نظم القرآن رکن لازم فی الصلوۃ حتی لا یجوز قرأتہ القرآن بغیر العزیم  
 بغیر عذرون کان قد جازا بالعبارۃ الفارسیۃ فی حالۃ العذر وذلك لان القرآن  
 اسم للنظم المعنی جمیعاً لا للمعنی فقط سواء کان فی الصلوۃ او غیرہا وهو قولہا وقد  
 صح انہ مرجع الیہ ابو حنیفہ وكيف لا یكون وقد وصف الله القرآن بكونه  
 عربیاً ولا یدری ما قال ابو حنیفہ او لا من عدم لزوم النظم العربی ولم یقل  
 بدلیل شاف یوجب ذلك بعضہ بولتے ہیں سربہ کا معنی وہی ہر کر کے متیقن ہونا  
 شرح نقایہ میں ہر واما عند ابی حنیفہ فیجوز مطلقاً اذا اتیقن انہ معنی العربیۃ کذا  
 فی الکافی انتہی شرح منظومہ لافشچی اور شرح البرہ المکارم علی مختصر نقایہ میں ایسا ہی ہر اور  
 متیقن ہونا تمامہ از جملہ متعمرات ہر اور محیط برہانی میں ہر شے انما یجوز عند ابی حنیفہ  
 اذا کان مقطوع القول بان ما اتی بہ هو المعنی ویكون علی نظم القرآن نحو قوله  
 فجزأہم سزاء وی دونہ انتہی کافی شرح وافی اور فقاوی تا ما را خانہ اور معراج البدایہ  
 میں بھی ایسا ہی ہر بیان معلوم ہوا کہ اگر ترجمہ میں لفظ نظم کا مقدم یا مؤخر ہو تو جائز نہیں حالانکہ  
 ہندی کلام میں مضاف الیہ مقدم نہ کور ہوتا ہر وکذا وکذا بعضہ کہتے ہیں کہ ترجمہ امام ابو حنیفہ

کر وہ ہر نہایت حاشیہ ہدایہ میں ہر حاصل الخلاف ان عند ابی حنیفہ رحمہ اللہ بخونہ  
ویکروہ وعندہما لایخونہ الا اذا کان لایحسن العربیۃ فحینئذ یخونہ عندہما ایضاً  
کافی شرح وافی اور معراج الدرایہ اور اصول سرخسی میں بھی ایسا ہی ہر کوئی نوکیر بھیجے کہ ترجمہ

۱۸

قرآن کا نماز میں پڑھنا ثابت ہوتا ہر حدیث سلمان رضی اللہ عنہ سے نہایت حاشیہ ہدایہ میں  
ببسوط نقل ہر اس حدیث کی ردی ان الفرس کتبوا الی سلمان الفارسی ان یکتبہم القرآن  
بالفارسیۃ فکتب بسم اللہ الرحمن الرحیم بنام یزدان بخشنا یدہ بخشایشکونکادوا  
یقرؤن ذلک فی الصلوۃ حتی لانت السننہم بالعربیۃ وبعد ہما کتب عرض علی

۱۹

النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم بعثہ الیہم ولم ینکر علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کذا  
فی البسوط اس حدیث کا حال بعد اسکے ہم ذکر کرتے ہیں مسیح الازہر شرح فقہ اکبر میں فقہ  
اکثر متاخرین حنفیہ کہتے ہیں کہ کلام اللہ کا معنی واحد ہر اور تعدد کثر تجزئ بغیض مدلولات میں نہیں بلکہ

دوال میں ہر اور یہ عبارات مخلوقہ میں اور مجازاً کلام اللہ کہی جاتی ہیں انتہی ترجمہ طاعلی قاری  
اسکو فاسد کہتا ہر کیونکہ اس صورت میں لازم آتا ہر کہ لا تقربوا الزنی کا معنی اقیمو الصلوۃ  
کا معنی ہو اور آیت الکسی کا معنی آیت مدایتہ کا معنی ہو اور سورہ اخلاص کا معنی سورہ بت کا معنی ہو

۲۰

انتہی ترجمہ عینی شرح بخاری میں کہتا ہر یہ خلاف ترجمہ میں سببی ہر سببات پر کہ قرآن ہم نظم  
ومعنی کا ہر جمیعاً یا انتم نقطہ معنی کا ہر قال عیاض فیہ (ای فی حدیث ابی ہریرۃ فکثر

شَمَّ اقرأ ما تيسر معك من القرآن (حجۃ علی من اجاز القراءة بالفارسية لكونه بالسر  
 بلسان العرب لا يسمى قرأنا قلتُ هذا الخلاف مبني على ان القرآن اسم للمعنى فقط  
 اوللنظم والمعنى جميعاً فمن ههنا الى ههنا اسم للمعنى اخرج بقوله تعالى وانه لعزير الاولين  
 ولم يكن القرآن في زبر الاولين بلسان العرب انتهى اس قول كوروكريكے نے بن مرده جو  
 فرماتے ہیں مولانا ملک العلماء فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت میں بعض اشعار کے طرف منسوب کے  
 قرآن حقیقہ معنی ہر اور نظم مجاز اس پر اطلاق کیا جاتا ہے ہر ہر جنس سے ہر جو جرات نہیں کرتا  
 اس پر کوئی مسلمان انکی عبارت یہ ہر واما المعنى المستفاد فقط فليس بقرآن حقیقہ و  
 هذا یوید ما قلنا فی تحقیق الکلام القديم وان کان کلمات بعض الاشعار تشعر  
 بطواہر ہا ان القرآن هو المعنى حقیقہ والنظم یطلق علیہ مجازاً و هذا ما لا یجوز علیہ  
 مسلم <sup>۲۱</sup>انہی بعضوں نے کہا ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے محمول کیا آیۃ فاقروا ما تيسر من القرآن  
 کو فقط رعایت معنی پر نظر کرتے اس دلیل کے جو ان پر ظاہر ہوئی تھی تلویح میں لکھا ہر اور اصل قولہ  
 فاقروا ما تيسر من القرآن علی وجوب رعایت المعنى دون اللفظ للدلیل لاح لہ انہی  
 تحقیق شرح حسامی اور فواتح الرحموت اور تفسیر احمدی میں ایسا ہی ہر ایسی سے صاف ظاہر ہوتا  
 کہ وہ دلیل مجہول الکیفیہ ہر کسی کو معلوم نہیں ہوتی پھر رجوع کرنا ابو حنیفہ کا اس نہایت دلیل قوی  
 ہر استہار کہ وہ دلیل مجہول الکیفیہ مخدوش تھی فتنبہ کوئی تو کہتا ہر ابو حنیفہ کے پاس ہر



لکن ایسے پڑھنے سے گناہگار ہوتا ہے کیونکہ یہ مخالف سنت متواترہ کا ہر وہابیہ میں لکھا ہوا ہے  
 یصیر مسیئاً لمخالفة السنة المتواترة تراج الوج شرح قدوری میں ایسا ہی ہے  
 کسی نے کہا ابو حنیفہ جواز قراءۃ فارسی کے قول ہے باز لگے اور آپ کے پاس عذر رہے یا نہ رہا  
 درست نہیں بحر محیط میں امام زرکشی نے کہا ان الخلاف المتحکم عن ابی حنیفہ فی جواز قراءۃ  
 بالفارسیۃ لا یتحقق لعدم امکان تصویرۃ اند قد صحیح عن ابی حنیفہ الرجوع عن الک  
 حکامہ عبدالعزیز نے شرح البردوی والذین لم یطلعو علی الرجوع من اصحابہ  
 قالوا اراد به عند الضرورة والهجوع عن القران فان لم یملکن بذلک استع وحکم بقرئۃ  
 فاعلمہ اور زرکشی اپنے قواعد میں بولا وما یحکم عن ابی حنیفہ من تجویزہ قراءۃ القران بالفارسیۃ  
 صحیح مرجوعہ عنہ انتہی چند لوگ کو قراءۃ فارسی سے ابو حنیفہ کے پاس جائز ہوا عربی  
 پڑھنا نیک جانے یا نہ جانے مگر جانتا ہوں تفسیر ادا کر وہ ہر محیط برہانی میں ہر اذ قرأ فی الصلوۃ  
 بالفارسیۃ جازت قرآنہ سواء کان بحسن العربیۃ او لا بحسن العربیۃ غیر انہ ان کان  
 لا بحسن العربیۃ یجوز واما اذا کان بحسن یموز ویکرہ وهذا قول ابی حنیفہ انتہی فتاوی  
 مطلوب المومنین اور شرح منظومہ لا فتی اور فتاویٰ تاتار خانہ میں بھی ایسا ہی ہے کسی نے کہا جواز قراءۃ  
 فارسی کو چھوٹی ایک آیت کے مقدار میں ہر محیط برہانی میں لکھا ہے قال الشیخ شمس الدین الحلوانی ان  
 ابی حنیفہ انما جوز قراءۃ القران بالفارسیۃ اذا قرأ آیت قصیرۃ یعنی قرأت ترجمۃ آیت قصیرۃ

۲۳

۲۴

۲۵

لان الصلوة عنده يجوز بآداب في الآيات انتهى فتاوى تمارخانیہ میں لیا ہے ہر اور بعض  
 بولے کہ ترجمہ نماز میں پڑھنے کے جواز پر حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی دلیل میں ہر کہ انھوں نے اپنے  
 ایک تمیز کو جو طعام الاثیم کو حسن تلفظ ہے نہیں کہتا تھا بلکہ اسکو طعام الیتیم بولتا تھا جب کہ ابن مسعود  
 فرمایا طعام الفاجر کہہ عن ابن مسعود انہ کان یقرئ رجلاً اعمی ان شجرة الزقوم طعام الاثیم  
 فجعل الرجل يقول ان شجرة الزقوم طعام الیتیم فلما اعیاه قال له اما تحسن ان تقول  
 طعام الفاجر قال عبد اللہ بن مسعود ان الخطأ فی القرآن لیس ان یقرأ بعضہ فی بعض  
 تقول الغفور الرحیم العزیز الحکیم کذلک اللہ عز وجل ولكن الخطأ ان تقرأ آية العذاب  
 آية الرحمة و آية الرحمة آية العذاب وان تزیل فی کتاب اللہ ما لیس فیہ اخرجہ الامام  
 محمد بن الحسن الاثار اولاً یہ دلیل غازی بن ترجمہ پڑھنے کو مساعد نہیں ہر در صورت تسلیم یہ دلیل  
 صاحبین کی ہر ابو حنیفہ کے مذہب کی کچھ دلالت نہیں کرتی کیونکہ لفظ فلما اعیاه کا دلالت کرتا ہر  
 بحر تلفظ پر وہ تو عین عدم قدرت ہر اور وہ جو عبد اللہ بن مسعود فرمایا قرآن میں خطایہ نہیں الغفور  
 الرحیم کو العزیز الحکیم پڑھنا بلکہ خطایہ ہر کہ آیت رحمت کو آیت عذاب پڑھنا اور زیادہ کرنا قرآن  
 میں وہ جو امین نہیں انتہی یہ بھی عدم قدرت کی حالت پر فرماتے ہیں اس پر دلالت کرتا ہر قول ابن  
 اور قول صاحب شہر فی قراۃ العشر کا جو فرماتا ہر و اما من یقول ان بعض الصحابة کا بن مسعود  
 کان یحیی القراءۃ بالمعنی فقد کذب علیہ انما قال نظرت القراء فوجدتهم منقارین فاقروا کما علمتم

علاوہ بران یہ ہر کہ الغفور الرحیم والعزیز الحکیم اور لفظ فاجر یہ قرآن میں موجود ہیں الفاظ  
 ہی ہیں جس لفظ سے کہ اب ترجمہ کیا جاتا ہو فارسی ہو یا ہندی قرآن میں نہیں ہر حال کہ اس حدیث میں  
 ان یقرء بعضہ فی بعض کا فقرہ دلالت کرتا ہے کہ مبدل و مبدل منہ دونوں قرآن کے الفاظ ہیں مبدل  
 الحمد للہ یہاں جو تنبیہ کے ضمن میں ہم ارادہ بیان کا رکھتے تھے وہ تمام ہوا اب یہاں اس ہندی قرآن  
 بنانیوالے صاحب کے دلائل کا حال مشعر ہوتا ہے **قوله** بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد و نصیل علی رسول  
 صلی اللہ علیہ وسلم **اقول** یہاں ہندی قرآن بنانیوالے صاحب نے شاید نسیان سے عربی لکھ دیا  
 ان کے زعم پر حق تو یہ تھا اس کا ترجمہ لکھنا **قوله** جانا چاہیے کہ قرآن کا ترجمہ اپنی زبان کے پیچھے عربی  
 کے عوض غار میں پرہنا درست ہے انتہی **اقول** یہ علی الاطلاق نہیں اور علماء حنفیہ کا مستحق علیہ  
 نہیں کسی نے کہا کہ ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ اولاً اس کو مطلقاً جائز ہر کیسے اس سے رجوع کیا۔ کوئی کہتے ہیں  
 مکروہ ہے۔ کوئی بولے عدم قدرت کی وقت۔ کسی نے کہا گناہگار ہوتا ہے۔ کوئی فرماتے ہیں قریب  
 حرمت کے ہے اور ہمیشہ پرہنا حرام ہے۔ کوئی بولے مخصوص فارسی یہنا۔ کسی نے کہا عمدہ انہو کوئی کہنا  
 ایک کلمہ یاد رکھو غیر قرآن وغیرہ میں ہے ہو۔ کسی نے کہا مقدار ایک آیت قصیرہ ہو دے بعضوں نے  
 کہا وہ شخص بدعت متہم ہو۔ بعضے کہتے ہیں ابو حنیفہ کا وہ قول ضعیف ہے۔ بعضوں نے فرمایا انکو کچھ دلیل  
 نہیں ہے۔ دلائل اس پر بعضے فرماتے ہیں احتمال نظم میں ڈالے۔ بعضوں نے کہا عربی کا معنی متیقن یہنا  
 بعضوں نے فرمایا قصص نہ ہونا بلکہ ذکر ہونا بعضے بولے عربی کے معنی پر دلالت کرنا اور مطابق نظم کے رہنا

بعضے بولتے ہیں وہ ترجمہ آیات محکمات کا ہونا جو قابل تاویل و تحمل دوسرے معنی کا ہو بعضوں کے یہاں  
وہ قول مخالف قرآن کے ہر کسی کے نزدیک اصلاً درست نہیں کیسے کہ اس پر مسئلہ مشتمل ہر ایک  
وجہ کی کو معلوم نہیں ہوتی کسی نے کہا اس سے قرآن کی تعریف باطل ہوتی ہر نماز پر قرآن  
کے جائز ہونا لازم آتا ہر جیسا کہ اسکی تفصیل ذکر ہو چکی۔ پس حج امر کہ اتنا مختلف فیہ علم کا ہونا اور وجہ  
مرجوحہ سے بھی خارج اور اسکا اعتیاد موجب کٹاہ اور زندقہ کا بالاتفاق رہے اور صمد ام بود تو  
اسکا ترک واجب۔ علاوہ بران اذا اجتمع المحرم والمباح غلب المحرم قاعدہ کلیہ فقہیہ ہے

**قول صحیح حدیث میں ہر کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سلمان فارسی کو قرآن کا ترجمہ فارسی میں**

نماز میں پڑھنے کیلئے حکم فرمائے اگرچہ فارسی تشویشتون کی زبان تھی اتنی **اقول**

ایسے مضمون کی حدیث کا کچھ پتا نہیں صحیح تو کیا ضعیف بھی نہیں اگر رہتی تو صحاح ستہ میں ہی  
اسمیں تو نہیں ہر اور موطا امام مالک اور مسند امام شافعی اور مسند امام ابن جنبل اور مسند امام  
ابو حنیفہ رضی اللہ عنہم اور دوسری سنن اور سانیہ اور جوامع میں پائی نہیں جاتی حتی کہ جمع الجوامع  
اور تبویب جو مجموعہ جمیع احادیث صحیح و حسن اور ضعیف کے ہیں اسمیں بھی نہیں دیکھی گئی یہ صاحب  
ہمکو اسکا پتا دین تو ہم انکے منون ہونگے اگر فقط اپنی نئی تراشش کے مسئلہ کو اسطے تراشین ہوتو  
فلیتبعوا مقتعدہ من النار میں داخل ہونگے۔ ان صاحب نیابہ حاشیہ ہایہ اس مسئلہ کے  
استنباط کے ثبوت کرنے کے لئے جو ایک حدیث بسوگا ذکر کرتا ہر وہ بہرہ و ابو حنیفہ رحمہ اللہ



نہیں ہو سکتی در صورت تسلیم یہ حدیث دلیل ابو یوسف و محمد کی ہوگی نہ ابو حنیفہ کی کیونکہ جتنی کثرت  
 السنہم اسپر ذال ہر گز شیخ ابن حجر مکی اپنے فتاویٰ میں نقل کرتا ہر ما نقل عن سلمان رضی اللہ عنہ  
 ان قوما من الفوس سالوہ ان یکتب لہم شیئا من القرآن فکتب لہم فاتحہ الکنا باللفظ<sup>رستہ</sup>  
 اسمین نماز میں پڑھتے تھے کہ کے مذکور نہیں ہر فقط فارسی کے تحت اللفظ لکھنے پر دلیل ہو سکتی ہے  
 نماز میں نہیں پڑھتے رہنے کو مساجدت کرتا ہر وہ جو فقہاء شافعیہ کہتے ہیں کہ وہ تفسیر سورہ  
 فاتحہ کی تہی جو بالاتفاق نماز میں غیر جائز ہر نہ سورہ فاتحہ حقیقہ اور اسکی تفسیر ہونے پر دلالت  
 کرتا ہر لفظ یزدان کا جو مقام میں لفظ اللہ کے میں ہوا ہر اور وہ جمیع مراد اللہ پر شامل نہیں کیونکہ  
 لفظ یزدان کا مشترک ہر خدا اور خالق خیر اور فرشتہ وغیرہ میں بخلاف لفظ اللہ کے وہ علم ہر حق  
 مستجمع جمیع صفات کا اور لفظ بخشناینہ کا جو قائم مقام معنی الرحمن کے ہوا ہر وہ بھی جمیع مراد اللہ  
 پر شامل نہیں اس لئے کہ وہ معنی احکم کا بھی ہو سکتا ہر پس جو مبالغہ الرحمن میں تھا وہ یہاں فحش  
 ہوتا ہر پس یہ شان ترجمہ کی نہیں بلکہ شعار تفسیر کا ہر فتدبر۔ علاوہ بران وہ تحت اللفظ ہونیکے  
 قول کو ثابت کرتا ہر قول علماء حنفیہ کا جو ترجمہ قرآن بغیر نظم کے لکھنے سے منع کرتے ہیں جیسا قرینا ہر  
**قوله** اور ثبات اس میں کوئی مسلمان نہ تھا انتہی **اقول** یہ بالکل اٹکل کی بات ہر  
 اسکو رد کرنے کے لئے بس ہر جو صاحب نہایہ مبوط سے حدیث نقل کرتا ہر کہ مجھے جس مسلمان رضی اللہ عنہ  
 کو لکھا کہ سورہ فاتحہ کو ہمارے واسطے فارسی میں لکھ بھجیو پھر وہ لوگ اس ہی کو پڑھتے تھے نماز میں گو

فارسی میں کوئی مسلمان تھا تو پھر یہ کہنے طلب کیا اور کہنے پر **قوله** حالانکہ مسلمان فارسی

عربی زبان جانتے تھے انتہی **اقول** قرآن کا ترجمہ اپنی زبان کی سمجھ عربی کے عوض نماز

میں پڑھنا علی العموم درست ہونے پر جو اس صاحب نے آگے دعویٰ فرمایا ہر اس کو اس قول سے

ثابت کرتے ہیں کہ مسلمان فارسی رضی اللہ عنہ باوجود عربی زبان جاننے کے انکو حضرت صلی اللہ علیہ

ترجمہ پڑھنے کیلئے حکم فرمایا پھر یہ قول انکی وہ حدیث مذکور پر مبنی ہر حال اس حدیث کا جیسا

ہم نے اوپر ذکر کیا ویسا ہی ہر پھر حال اسکا جو اسپر بنا ہوا ہر کیا ہو گا **قوله** لکن جسقدر آدمی کو

اپنی خاص زبان میں پڑھنے سے جلد فہم حاصل ہوتا ہر اسقدر عربی میں نہیں ہوتا ایسا سطر

امام اعظم کے پاس قرآن کا ترجمہ خواہ کس زبان میں ہو عذر رہے یا بی عذر نماز میں درست ہر

مرا دیہہ کہ اگرچہ عربی جاننے والا ہو قرآن کا ترجمہ نماز میں اپنی زبان میں پڑھے تو بھی درست

انتہی **اقول** خوب جانو کہ امام اعظم کو اس مسئلہ کی واسطے کوئی حدیث صحیح یا ضعیف نہیں

ملی ہر اگر ملی ہوتی تو علما اسکا مذکور کرتے اور اس مسئلہ کو اس پر بنا فرماتے بلکہ سب کے سب اس مسئلہ

ضعف بیان کرتے ہیں جیسا کہ دایر الاصول و تفسیر احمدی و شرح مجمع البحرین و تلویح و شرح منار

لابین فرشتہ نور و المختار و سراج الوماج و بحر الرائق و ہدایہ و شرح مسلم الشوت للملا نظام و ترجمہ

لہو لانا ملک العلماء و غیر ذلک۔ مہذباً اگر اس مسئلے پر کوئی حدیث صحیح یا ضعیف پائے تو اپنے

اس قول مطلق سے رجوع کر کے صاحبین کے قول کی طرف رجوع کرے ہر حال ہم اوپر کہہ چکے کہ یہ مسئلہ

علماء خفیہ کے پاس جو مطلقاً درست ہو نہیں جیسا انفاقاً مذکور ہوا پھر ان علما کے اقوال کو اپنے پرست  
وہر کردعوی اطلاق کا کرنا یا تو عدم و قنیت ہر یا مثل دعوی رسالت اور جہد ویت کے **قوله**

لاکن ابو محمد اور ابو یوسف کے پاس بے عذر نماز میں ترجمہ پڑھنا درست نہیں یعنی ضرورت ہو تو  
پڑھا جائے بے ضرورت درست نہیں انتہی **اقول** یہ دو صاحب منجد تلامذہ ابو حنیفہ رضی

اللہ عنہ کے ہیں ایک صاحب کا نام ابو یوسف یعقوب ہر دوسرے صاحب کا نام محمد بن الحسن الشیبانی ہر گر  
اس گھٹالہ صاحب نے انکو کفایت ابو محمد کی دی ہر معلوم ہوتا ہر کہ اس صاحب کو ضعف پیری سے

نسیان بہت ہوا ہر ظن المؤمنون خیابہر حال ائمہ ثلاثہ اور صاحبین کے پاس ترجمہ پڑھنا جو درست  
نہیں ہر سو وہ نظر کرتے ہوئے نصوص قاطعہ قرآنی کے ہر اور عدم قدرت اور عجز اور عذر کو وقت

پڑھنا اسکا جو ان صاحبین نے درست فرمایا ہر سو وہ مبنی ہر قاعدہ کلیہ پر اصول کے یعنی الضرورة  
بتبع المحظورات اور وہ بقدر ضرورت چاہئے نہ مطلقاً ما جاز لعدو بطل بنو والد اگے ہم

معنی عذر اور ضرورت اور عدم قدرت کا اور صاحبین کے استنباط کا اصل لکھینگے **قوله**

بعض روایت میں آیا ہر کہ امام بھی اسی قول پر رجوع کئے ہیں انتہی **اقول** راست ہر کلام

صاحبین کے قول طرف رجوع فرمایا اسکا سبب تفصیل او پر میں بیان ہوا اور وہ رجوع کرنا عامی

علما کے پاس اصح اور معتمد علیہ ہر جیسا کہ دایر الاصول اور رد المحتار اور تفسیر احمدی اور توضیح اور

تمویج اور مجمع البحرین اور سبکی شرح و شرح منار لابن فہرستہ و بحر الرائق و مسلم الثبوت اور سبکی شرح



لانتظام سے وسیع لازم و بحر محیط و قواعد ذکر کئی و فتاویٰ عالمگیری و ہدایہ و شرح نقایہ و ارکان ربیعہ  
 و در مختار و اصول الرضا و حاشیہ بحیر می علی الاقبال فقہ شافعی ان چند کتب کی عبارت اس سال  
 میں ہر ایک موقع میں داخل ہوئی ہر سو او سیکے سے فتح القدر حاشیہ ہدایہ میں ہر فلذ کان الحق  
 رجوعہ الی قولہا فی المسئلۃ مجمع الانہر شرح متنی البحرین لکھا ہر دو رکعتیہ اندرجع الی قولہا  
 وهو الصحیح وعلیہ الاعتماد والمصاخار رجوعہ الی قولہا ولہذا ساق هذه المسئلۃ  
 فی صورة الاتفاق تحقیق شرح حسامی میں ہر دو صحیح رجوع الی حنیفۃ الی قول العامة مرواہ  
 فوج بن مریم ذکرہ فخر الاسلام فی شرح کتاب الصلاة وهو اختیار القاضي الامام  
 ابی زید و عامة المحققین وعلیہ الفتویٰ حاشیہ چلی علی شرح وقایہ میں ہر دو نقل الی الامام  
 رجع الی قولہا وهو الاصح المعتمد لنزولہ منزلة الاجماع فتاویٰ تمار خانہ میں ہر ذکر  
 شیخ الاسلام فی شرح کتاب الصلوۃ وشمس الایمۃ السرخسی فی شرح جامع الصغیر  
 عن ابی حنیفۃ اندرجع الی قولہا فی النصاب والختلاصۃ وهو الصحیح وعلیہ الاعتماد  
 مرآۃ الاصول شرح مرآۃ الاصول میں ہر قال الامام فخر الاسلام فی شرح المبسوط ان فوج  
 بن مریم روئے رجوع الی حنیفۃ الی قولہا وهو الاصح و المختار حاشیہ در مختار میں ہے  
 لان الاصح رجوعہ الی قولہا وعلیہ الفتویٰ و فی الہدایۃ و شرح الجمع لمصنفہ وعلیہ  
 الاعتماد کافی شرح وافی میں ہر ذکر ابو بکر الرازی اندرجع الی قولہا وهو الصحیح  
 فتاویٰ



اس عبارت صاف ظاہر ہوتا ہے کہ نہ سب صاحبین کا مفتی یہ ہر اور نہ سب ابو حنیفہ کا جواز پر فائز کے  
مفتی بہ نہیں اور لفظ مو الصبح کی ضمیر بای سان کی طرف راجع ہو سکتی ہے کہ بعض علماء قول ابو حنیفہ کو فقط جواز  
فارسی پر مخصوص کرتے تھے اسکو صاحب المگیری نے صحیح فرمایا کہ جواز کو کسی ایک بان پر موحل کرنا  
صحیح کہا ہے نہ قول کو جو مفتی بہ نہیں صحیح بولا ہے بات صاف ظاہر ہر صاحب ہدایہ کی عبارت کے لئے  
وہ جو زبان بای سان کان کو الفارسیہ و مو الصبح اور یروی کا لفظ مجہول کے صیغہ سے مطلقاً ضعف پر  
دلالت نہیں کرتا ہر کیونکہ اکثر وقت فاعل کو سبب مل کے اور عدم حاجت کے اور سبب شہر کے  
خذف کر دیتے ہیں شاید یہ گھٹالہ صاحب علم معالی اور بیان سے بالکل ناواقف ہیں علاوہ برا  
اس لفظ یروی مجہول کو ضعف کی دلیل ہونا حالانکہ اسکے اخیر میں و علیہ الاعمال و کتاب اسکو چھوڑ دینا  
جہل و ضعف و ماغ پر دلالت کرتا ہے۔ مجمع البحرین میں ہر دھی (ای القرۃ) بالفارسیہ  
حجریۃ (ای نابیۃ) و قال للعاجز عن العربیۃ والاصح رجوعہ (ای رجوع ابی حنیفہ الی قولہا)  
یہ بھی فارسی مطلقاً پڑھنے کو اصح نہ جانتا ہر بلکہ صاحبین کے قول کو اصح جانا ہر ہدایہ میں ہر  
واما الکلام فی القرۃ فوجہ قولہا ان القرآن اسم مستطوع عربی کا نطق بالنص لا عند  
یکفی بالمعنی کا لایماء بخلاف التسمیۃ لان الذکر بحصل کل لسان و لا فی حنیفہ قولہ تعالیٰ  
وانہ لفی ذر الاولین و لم یکن فیہا لہذہ اللغۃ و لہذا یجوز عند العجز الا انہ یصیر مسئلۃ  
لمخالفۃ السنۃ المتواترۃ و یجوز زبان بای سان کان کو الفارسیہ و هو الصحیح کما ثلثوا

والمعنى لا يختلف باختلاف اللغات والخلاف في الاعتداد ولا خلاف في انه كفاء  
 ويرجع في اصل المسئلة الى قولها وعليه الاعتماد انتهى من عبارت صاف طار  
 هر که ترجمه پرهنا جايز نمي گنهگار مونا هر چه هني و الا بسبب مخالفت متواتر و که اور بهي جو  
 معتمد عليه گستاخ و قايه من هر او قرا بها بعد از او ذبح و سمي لها جازا انتهى من عبارت  
 جواز مطلق پر دلالت نمين کرتی هر شرح نقايه من هر و لو بالفارسية اي ولو كان ذلك الدال  
 بالفارسية بان يقول خداي بزرگ ست سواء كان بحسن العربية او لا وهذا عند البيهقي  
 وعندهما لا يجوز الا اذا كان لا يحسن العربية كذا ذكر الخلاف في كثير من الكتب  
 وذكر في الظهيرية ان ابا يوسف مع ابي حنيفة لا القراءة لها الا بعد اى لا يجوز القراءة <sup>رسته</sup> بالقرا  
 الا بعد روهو ان لا يحسن العربية وهذا عندهما واما عند البيهقي فيجوز مطلقا  
 اذا تبين انه معنى العربية كذا في الكافي والخلاف فيمن لا ينهم بشي من البدع ويكون  
 تلك الفارسية غير مألوفة ولا محتملة للعاني و مراد بعضهم ولم يخل نظم القرآن زيادة  
 اخلاص بان قرا مكان قوله تعالى معشيت ضنكتا و مكان قوله جزا بما كسبنا من امل  
 قراة النفسير فلا يجوز بالاتفاق وقيل الخلاف فيما اذا لم يسهل اما اذا تعد فنجون او <sup>بند</sup>  
 كذا في كشف اصول البرذوي ثم الصحيح من مذهبنا لا يجوز باي لسان كان سوى  
 الفارسية خلافا لما يقوله ابو سعيد البردعي ان الجواز عنده يختص بالفارسية

لاختصاص العربیة والفرسیة باهل الجنة وذلك لان المعنى لا یختلف باختلاف اللغات  
 کذا فی المصنف وقیل انما یجوز عند البیہقیمة اذا کان ثناء اما اذا کان من القصص فلا ذکره  
 فی الظہیریۃ و ذکر فی الہدایۃ والحیط انہ لا خلاف فی انہ لا یفسد الصلوۃ لوقر بالفاظ  
 والخلاف فی الاعتداد بها و ذکر الامام النسفی والقاضی فخر الدین انہا تقصد عندہما  
 کذا فی الکافی بہ یفتی فانہ مختار القاضی الامام ابی زید و شیخ الاسلام صاحب الہدایۃ  
 و کثیر من المحققین قال فخر الاسلام فی شرح المبسوط قد صح رجوع الی حنیفۃ الی قولہا  
 کما روی فوج بن ابی مریم عنہ کذا فی کشف اصول البزدوی انتہی اس سے صاف ظاہر ہو  
 میں مسئلہ کے خلاف کے وجوہ اور واضح ہوتا ہر اس سے کہ نماز کے فاسد ہونے میں بھی خلاف ہر اور  
 مفتی بہ عدم جواز قراۃ فارسی ہر اور رجوع کی صحت بتلاتا ہر الحاصل اس گھٹالہ صاحب نے اپنے  
 زعم باطل پر کہا ہر کہ یہ بیان معتد کتب میں فقہ کے جیسا فتاویٰ عالمگیری اور مجمع البحرین اور ہایہ  
 اور شرح نقایہ یا شرح وقایہ میں تفصیل نہ کر ہر حالانکہ ہر کتب سے معلوم ہوتا ہر کہ مفتی بہ قول صاحبین کا ہر  
 اور بعض کے نزدیک پڑھنے سے نماز فاسد ہوتی ہر اور رجوع کرنا ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا قول اول  
 صحیح و ثابت ہر اور ہمیشہ اعتیاد اس ترجمہ پڑھنے پر کرنا لاگتہا گار و مسمی ہوتا ہر ہر حال ایسے  
 نیم طایون سے خدا مجھو ظار کے قولہ اور اس مسئلے میں ائمہ اربعہ سے کو امام سے جہت  
 مروی نہیں پس چاروں امام کے مذہب میں یہ مسئلہ متفق علیہ ہر انتہی **اقول**

یہ گھٹالہ صاحب اس مسئلہ کی طرف ایسا منہ بٹ گئے ہیں کہ چاروں طرف انکو سوا ایک کچھ سوچھتا نہیں  
 شافعیہ کے کتب جمعہ پر مبنی کے فساد پر مبنی ہیں یہ شافعیہ کا مشہور مسئلہ ہر ایسا ہی کتب النکلیہ اور  
 خبلیہ میں ہر اور تیمون امامون نے اس مسئلہ میں جو خلاف ابو حنیفہ کا کہا ہر سو صراحت کتب میں کو کر  
 شاید ان صاحبوں کے کتب گھٹالہ صاحب کی میسر نہیں گئے ہیں یا عبارات کے بعض کتب خفیہ کے  
 انہی سے دہوکا کھایا ہر شیخ ابن حجر مکی نے تحفۃ شافعی میں لکھا ہر فان جعل الفاتحة  
 فسبح آیات ولا یحۡوِلُ اَن یتَرجمَ عنہا القولُ ثَلَاثًا اَن اَنزَلناہ قرانا عربیا والعربی لیس كذلك  
 امام نوادی شافعی علیہ الابرار میں فرماتے ہیں اما اذا کان بحسن الفاتحة بالجمیة ولا یحسبها  
 بالعربیة فلا یحۡوِلُ قراءتها بالجمیة اور تبیان میں فرمایا فان قرأها فی الصلوة لم یصح صلاته  
 وهذا مذہبنا فقیہ علی الاجماع والکی نے اپنے فتاویٰ میں لکھا ہر ولا یحۡوِلُ قراءته (الی القراء)  
 بالجمیة ولا بالشاذ انہی امام ابن قدامہ مقدسی نے کافی فقہ خبلی میں فرمایا فان لم یحسب الفاتحة  
 بالعربیة لم یجز ان یتَرجمَ عنہا بلسان آخر لان الله تعالى جعل القرآن عربیا انہی سوا ایک  
 وہ کتب جمین چاروں مذہبوں کا اختلاف لکھا گیا ہر سو ہمیں اس اختلاف کا داخلہ ہر میزان شرعی  
 میں ہر ومن ذلک قول الامام ابی حنیفہ ان شاء المصلی قرأ بالفارسیة وان شاء قرأ  
 بالعربیة مع قول ابی یوسف وحماد ان کان بحسن الفاتحة بالعربیة لم یحۡوِلُ غیرہا وان کان  
 لا یحسبها فقرأها بلغۃ اجزائه مع قول بقیة الایمة انه لا یحۡوِلُ القرۃ بغير العربیة مطلقاً

رحمة الامة في اختلاف الایمہ میں ہر واختلفوا فیمن لا یحسن الفاتحة ولا غیرها من القرآن  
 فقال ابو حنیفہ ومالك یقوم بقراء الفاتحة وقال الشافعی واحمد یسبح قدامها ولو قرأ  
 بالفارسیة لم یجزه ذلك وقال ابو حنیفہ ان شاء قرأ بالعربیة وان شاء بالفارسیة  
 وقال ابو یوسف ومحمد ان کان یحسن قراءة الفاتحة بالعربیة لم یجزه بغیرها وان کان لا یحسنها  
 فقرأها بلغثا لجزائه ان کان اربعین ملک العلماء لکھا ہر وان قرأ القرآن بالفارسیة او  
 ہای لغة کان غیر العربی من دونہ عاجز عندہ فی ظاہر الروایة لکنہ اساء فجعل النظم العربی  
 رکناً غیر لازم ولم یجز عندها وعند الایمة الثلثة لقولہ تعالیٰ انزلناہ قرآناً عربیاً فانظم  
 العربی معتبر فی القرآن الذی فرض قرآنہ فی الصلوة والفتویٰ علی قولہا وقال فی الہدایہ  
 ویروى رجوعه عن هذا القول وعليه الاعتماد انکے سو کتب فقہ شافعیہ وحنفیہ میں بھی فرمایا  
 انہ انجلیہ بحیر می نے حاشیہ اقناع فقہ شافعی میں لکھا وما ذکرہ الشارح وغیرہ من عدم الترجمة  
 عنہا هو ما قالہ الایمة فقہا لوالانہ لا تجزى القراءة بغیر العربیة مطلقاً ونقل عن الامام ابو حنیفہ  
 انہ قال ان المصلی ان شاء قرأ بالفارسیة وان شاء قرأ بالعربیة وقال ابو یوسف ومحمد  
 ان کان یحسن الفاتحة بالعربیة لم یجزه غیرها وان کان لا یحسنها فقرأها بلغثا لجزائتہ  
 وقال بعض اصحاب ابو حنیفہ انہ صح رجوعہ الی قول صاحبیۃ ہی اس عبارت میں  
 ایہ سے مراد چاروں امام ہیں لکن خلاف ابو حنیفہ کا روایت وروایتہ ضعیف تھا اسلئے اس ضعیف

روایت کو نقل عن الامام سے تصریح کیا پس چاروں اماموں کا مذہب بیان کئے بعد ابو یوسفؒ محمد  
رحمہما اللہ کا مذہب بیان کیا مگر نادانستگی سے گھٹا مذہب صاحب ائمہ سے ابو حنیفہؒ اور صاحبین سمجھ کر  
بحیرہ کی عبارت کو پائے ایک رسالہ میں جو جوابات میں بعض اعتراضات مجملہ کے لکھا ہر غلطی کی طرف منسوب  
کرتے ہیں یہ صاحب تو کیا ان کے اساتذہ بھی بحیرہ کی شاگردی کے قابل نہیں اپنی کھائی سب لاپٹی  
اور بعض عبارات کتب حنفیہ سے خطا ہر معلوم ہوتا ہر کہ مذہب امام شافعیؒ امام مالکؒ امام احمد بن  
حنبلؒ کا مثل مذہب صاحبین کے ہر بیسے دے بھی ترجمہ نماز میں جائز نہیں کہتے ہیں مگر بعد سو و چھ  
عبارتوں کا ہر کہو کہ امام شافعیؒ وغیرہ بالکل ترجمہ قرآن کا نماز میں جائز نہیں کہتے ہیں خواہ عذر  
پایا جاوے یا نہ پایا جاوے چنانچہ امام رافعیؒ اور نوادیؒ و امام المرحوم غزالیؒ و زرکشیؒ و رازیؒ و سیوطیؒ  
و ابن حجر مکیؒ و درمیؒ و خطیب شرمینیؒ و محلیؒ و زکریا انصاریؒ و اسماعیل مقرئؒ و بحیرہؒ و غیرہم جو شافعیہ  
ہیں معتبر کتابوں میں اس مسئلہ کی تصریح کر چکے ہیں اب ہم بعض عبارات کو کتب حنفیہ کے بیان کے  
اسکی توجیہ سمجھاتے ہیں معراج الدرایہ شرح ہدایہ میں ہر حاصل الخلاف ان عند یحییٰ و لکن بکیرہ  
و یقال فرحمہ اللہ و عندہما لا یحییٰ الا عند العجز عن العربیۃ و ہو روایت عن ابی حنیفہؒ  
و بہ قال الشافعیؒ و مالکؒ و احمد انہی ظاہر معلوم ہوتا ہر کہ ائمہ ثلاثہ کا مذہب صاحبین کا مذہب  
حالانکہ ویسا نہیں توجیہ اسکی ہی ہر کہ الا یہاں غیر کے معنی سے ہر اور عدم جواز مقید ہر عدم جواز  
منہر و بہ کی مقید کی طرف یعنی عدم جواز کی طرف راجع ہر مجموع مقید و قید کی طرف اور یہی صحیح ہے



اسکو تائید کرتا ہر مسیحا قول جو تحت میں کہا و عند الشاقی تفسد بالقراءة بالفارسیۃ و بدقلا  
مالک و احمد عند العجز و علہ انہی اور مرزا الحقایق شرح کثر الذقین من عینی کہتا ہر و اما  
الشروع بالفارسیۃ او القراءة لہا و هو جائز عند ابی حنیفۃ مطلقا و قال لا یجوز الا عند  
العجز و بدقالت الثلاثۃ انتہی یہ بھی ویسی ہی ہم اور اسکی توجیہ وہی توجیہ اور عیون اللہ مہب  
میں ہر وصحت (ای عند ابی حنیفۃ) بالفارسیۃ بلا عذر و عند علہ الثلاثۃ بلا عذر  
لا انتہی یعنی اگر عذر ہو تو جائز ہر صاحبین کے پاس اور لا یجوز مطلق ہر ثقافہ کے پاس در صورت  
دعویٰ کرنا کہ کسی امام سے خلاف مروی نہیں بلکہ چاروں امام کے مذہب میں یہ مسئلہ متفق علیہ  
وہ کیا خوب صادق دعویٰ ہر بلا دلیل مان ہم اول ہی کہہ آئے کہ دے کت ملابین **قوله**  
بہر صورت جو شخص کہ عربی سے معنی نہیں جانتا جیسا اس زمانیکہ اہل ہند اکثر اسی حال پر ہیں سو انکو  
قرآن کا ترجمہ اپنے زبان میں نماز میں پڑھنا متفق علیہ ہر معنی امام کے مذہب کے بھی درست ہر اور  
صاحبیہ کے مذہب کے بھی درست ہر کیونکہ معنی نہ جاننے کے عذر اور ضرورت کے برابر کوئی عذر اور ضرورت  
نہیں انتہی **اقول** معنی نہ جاننے کو عذر اور ضرورت کہنا خوب قابلیت پر دلالت کر رہا ہر ہر  
یہاں ضرور ہوا کہ اس قول کو مردود کہنے سے پہلے عجز اور عذر اور اس کے معنی پر دلالت کر نیوالے الفاظ  
مراد باب قراءت میں کیا ہر سو معلوم کرائیں تا صاف صاف ہر یک شخص کو اس قول کا مردود ہونا  
یقین ہو جائے کہ عذر اور عجز وغیرہ سے باب قراءۃ میں مراد عدم قدرت قراءۃ ہر معنی زبان

عربی کلام کیلئے پلٹ نہیں سکتا تاہم فقہا ایسا ہی کہتے ہیں معدن الحقائق شرح کنز الدقائق میں لکھتا ہے  
 وعاجز اسم فاعل من العجز وهو خلاف القدرة ترجمہ منار میں ہر لیکن وجہ سب برائے کہ  
 لسان منطلق نباشد بقراءة نظم عربی کہ کسب وہ تعلیم نماید قراءۃ نظم قرآنی عربی را بقدر جوار صلوة انتہی  
 در مختار میں ہر او قراہا عاجز الخائرا جماعا قید القراءۃ بالعجز لان الاصح رجوعہ الى قولہما  
 وعليہ الفتویٰ انتہی جب عاجز ہونا قراءۃ کا قید ہوا ہر تو عجز قراءۃ میں ہونا ہر معنی نہیں جاننے والے کو  
 قراءۃ میں عاجز ہوا ہر کر کے ہرگز نہ ہونگے اور اصول الرضامین میں ولہذا یجوز قراءۃ القرآن بالغائ<sup>بہ</sup>  
 عند العجز عن القراءة بالعربیۃ انتہی اس میں تو صریحاً عجز کو قراءت مقید کیا ہر آپ کے مثل  
 بی علم کو عاجز عن القراءۃ نہ کہیں گے اور ملک العلماء مولانا عبد العلی ترجمہ منار میں فرماتے ہیں خوانین  
 ترجمہ بشرط مطابقتہ نظم مرآیات محکمہ را کہ قابل تاویل و محتمل معنی دیگر نباشد جائز سب مر کسی کا کلام  
 خواندن نظم ندارد انتہی عربی کا معنی جاننے والے شخص کو طاقت پرھنے نظم کی نہیں لکھتا ہر کر کے  
 کہیں گے اور نہ ہیہ حاشیہ یہ میں کہتا ہر وعندہما لایجوز الا اذا کان لایحسن العربیۃ انتہی  
 لایحسن العربیۃ کا معنی نیک نہیں قراءۃ کر سکتا عربی کو کیونکہ لفظ العربیۃ تانیث ہوتا ہر اور نظر بحث  
 قراءۃ صنفہ ہر قراءۃ کی اگر اس سے بے علم مراد رہتا تو لایحسن العربیۃ بغیر تانیث کے کہتا یہ  
 لایحسن العلم لغربی اس بیان ثابت ہوا کہ العربیۃ صفت قراءۃ کی ہر نظم کی فائدہ ہر فائدہ مخفی  
 علی مثلاً اس پر دلیل ہر جو حتمہ الامتہ میں اس لفظ کو مصرح کر دیا ہر اور اس کی عبارت یہ ہے

وقال ابو يوسف ومحمد ان كان يحسن قراءة الفاتحة بالعربية لم يجزه بغيرها وان كان لا يحسنها  
 فقرأها بلغته اجزأته انتهى لا يحسنها كي ضمير قراءات كي طرف پھر کی ہر خوب کیجو اور ترجمہ ہدایہ میں  
 لہذا خواندن قرآن بزبان فارسی جائزست مگر کسی کہ بخواند قرآن بزبان عربی قادر نیست انتہی  
 ہدایہ حاشیہ ہدایہ میں ہر فاذا اعجز عن النظم اتی بما قد علیہ انتہی خود وہ حدیث جس کو  
 ہدایہ میں ترجمہ کی صحت کیواسطے میان کرتا ہر سوا میں ہر فکانوا یقرؤن ذلك فی الصلاة حتی  
 لانت السنتهم بالعربية انتہی لانت السنتهم کے معنی کو خوب معلوم کرو اور محیط برانی میں  
 واذا اعجز عن النظم اتی بما یقد علیہ انتہی نظم لفظ کو کہتے ہیں حاوی الزمہ ہی میں ہر لا یقد  
 علی تعلم القراءة بالنظم العربی و یقد علیہ بلغۃ اخرى یفترض علیہ تعلم انتہی اصول  
 شرحی میں ہر ولکنها قال فی حق من لا یقد علی القراءة بالعربية کافی شرح وافی میں ہر  
 فان قد علیہا المیناد الواجب الابلہا وان اعجز عن النظم اتی بما قد علیہ انتہی اور عین  
 شرح ہدایہ میں ہر وهو يحسن العربية ای والحال ان المصلی المکبر والقاری فی الصلاة او  
 الذابح الشاة متمکن من التلفظ باللغة العربية انتہی دیکھو لفظ متمکن اور غور کرو لفظ تلفظ  
 کو شرح منظومہ لا تشبیح میں بحسن العربية کا معنی لکھتا اری یکنہ الانیان ہا انتہی ان تمام  
 فقہاء کی عبارات کو ہم ذکر کر کے معلوم کراستے ہیں کہ قراءۃ ترجمہ کو جو صاحبین نے بشرط جائز رکھا ہر  
 سوا اس شرط کو فقہاء کبھی لفظ عدم قدرت قراءۃ اور کبھی عند العجز عن قراءۃ النظم اور کبھی لا یحسن العربیۃ

اور کبھی عند العذرای عدم قدرۃ القراءة اور کبھی عند الضرورة سے تعبیر کرنے میں اور خوب سمجھو کہ مسئلہ فرض قراءۃ میں جو الفاظ کہ عدم قدرت پر مبر ہو گئے سب کے سب عدم قدرتی پر دلالت کریں گے خاص رہینگے نہ عام کیونکہ قراءۃ جو فرض ہوئی ہر نماز میں وہ مشروطاً قادر علی القراءة سے ہر پس دامن عند نہوگا مگر عدم قدرت قراءۃ اور وہ جو اپنے جوابات اعتراضات مجملہ میں کہتے ہیں (کہ عذر کے

دو حالت ہیں یا زبان کا عذر ہو یا سخن نہ جانے کا عذر پھر اگر زبان کا عذر رہے تو گنگ یعنی مکا ترجمہ نہیں ہو سکتا نہ اصل عبارت قرآن کی اور تملانے سے جسکی زبان اللہی ہو سو ترجمہ میں بھی وہ تملانا

متصور ہر پھر ترجمہ پر تھا اسکو کس طرح درست ہوالی آخرہ) **اقول** یہ گھٹا نہ صاحب کیسے

فاضل اور محقق ہیں جو زبان کے عذر کو فقط گونگی ہونے اور تملانے پر منحصر جانتے ہیں اور جو اصل اس جواز ترجمہ کی ہر اسکو بالکل دھوکے کی نیت سے بیان نہیں کرتے ہیں اور لوگ کو دغا دینے کی

گفتگو پر خوب قادر ہیں یہ تمام فیض انگریزی جاننے کا ہر بہر حال سببی جواز ترجمہ کا یہ ہر کہ ایک

زبان سے بات کرنا اور دوسری زبان کے حروف اور نظم کلام کو بالکل ادا نہیں کر سکتا اور جلد

اسکی زبان دوسری زبان کے الفاظ سے الٹ نہیں سکتی ہر اور اپنی زبان پر جیسا چاہئے

ویسا قادر رہتا ہر خصوصاً فارسی ترکی تنگی اروی انگریزی وغیرہ سے بات کرنا والے پیش از

تعلیم کے بالکل عربی زبان ادا نہیں کر سکتے ہیں کچھ کا کچھ کہتے ہیں علاوہ زبان انکو قرآن کے

آیات جلد یاد نہیں ہو سکتے اسلئے انکی زبان کے اتنے تک بوجہ اور صاحبین جواز ترجمہ کے

قابل ہوئے نہ یہ کہ اعتقاد اس ہی ترجمہ پر کریں اور آیات قرآن نہ سیکھیں کیونکہ فرض قرات کے موافق آیت قرآن سیکھا ہر مسلمان پر فرض عین ہر تنویر الابصار میں کہتا ہر فرض القراءۃ آیت علی المذہب حفظہا فرض عین انہی وکذا فی فتاویٰ تاتارخانیہ وغیرہا دیکھو ایک عجیب طعام الاثیم کو طعام الیتیم کہتا تھا ہر چیز اسکو تعلیم ہو ہی پر درست نہیں کہا اور ایسا ہی مسلمان رضی اللہ عنہ کی حدیث جو صاحب نہایت نے مذکور کی ہر اس میں حتیٰ لانت السنہ تم کا منہ ہو محکم اس ہی پر دلالت کرتا ہر نہ تملانیہ پر بالفعل جن گوی ہیں میدان ایک تنگے کو جو بالکل ہنشین مسلمانوں کا نہ ہو اسکو نظم عربی پر پائے دیکھو وہ شخص کہ آپ الفاظ نکالے سنا نکالتا ہر ایک پتھری کو کھا پتھری کہتا ہر اس لئے خاص اس ہی مہنا کے نظر کرتے ترجمہ پڑھنا باختلاف وقیوہ کثیرہ جائز ہو کیونکہ وہ اپنی زبان کو جلد یاد کر سکتا ہر اور خوب یاد کر سکتا ہر علاوہ ہر ان ضرورت کے احکام سے ایک قاعدہ کلیہ بھی ہر ما ابیہ للضرورة یقلد بقولہا نماز میں قراءۃ فرض مقدار ایک آیت یا تین آیت کے ہر ضرورت وہی ایک آیت یا تین آیت کے ترجمہ کی ہوئی نہ عام سی پارہ عم کی لکن نیم ملاوگ ہمیشہ ایسا ہی غلط کرتے ہیں وہ جو جوابات اعتراضات مجملہ میں کہتے ہیں کہ (نیک ہو)

پڑھنا عربی کو سو مراد اس سے معنی جانے پڑھنا ہر اور عجز کا معنی بھی مراد معنی نہ جانے کا عجز ہر انتہی خلاصہ ہم ہو پر جو دلائل عجز و قدرت ولایحسن العربیہ کی مراد پر صریح لائے ہیں اس سے گھٹا صاحب کی مراد مردود ہوتی ہر تکرار کی حاجت نہیں کہان نیک طے سے پڑھنا عربی کو اور کہاں معنی جانے

پڑھنا اگر بحسن العربیہ مراد معنی جانکے قراءۃ کرنا ہو تو کیا کہتے ہو صاحب ہدایہ کے قول کو جو ابو یوسف  
 رحمہ اللہ کا مذہب بحث تکبیر میں بتا تا ہر اور کہتا ہر بخلاف ما اذا کان لا یحسن التکبیر لانه  
 لا یقدر الا علی المعنی جب بحسن العربیہ سے مراد معنی جانکے پڑھنا ہو تو لا یحسن العربیہ سے مراد  
 معنی نجائی ہو ہی اور جب یہ ہو تو لا یحسن التکبیر سے مراد تکبیر کا معنی نجائی پڑھنا ہو گا وہ منافی ہر  
 لا یقدر الا علی المعنی کا فہم علاوہ ہر ان لا یحسن العربیہ کا معنی جب معنی نجائی پڑھنا ہو اور  
 اس معنی کے نجائی والے کو ترجمہ جو وہ نظم عربی کا معنی ہر پڑھنا ضرور ہو تو لازم آتا ہر کہ معنی نجائی  
 کو معنی پڑھنا لازم ہر ہل هذا الاجتماع المتنافین یہ بیان ایک دقیقہ ہر ہر یک غبی کے ذہن سے  
 ہر اصل دور ہر اور یہ وہ تقریر ہر جو تمامی استدلال کو گھٹالہ صاحب کے رد کرنے کے لئے ہر  
 قائل و تشکر ہر پھر اکثر فقہاء کے عبارات جو لفظ عجز سے تعبیر پائے ہیں انہر تقریریں کر کے کہتے ہیں  
 (کہ عذر کے معنی ہر عجز کا استدلال لا غلط ہر اس لئے کہ صاحبیہ کے قول میں لفظ عذر کا واقع ہر ہر لفظ  
 عجز کا صیغہ کو کتب سے فقہ کے ظاہر ہر اور لفظ عذر کا شامل ہر ہر یک سبب اور ضرورت کو  
 انتہی خلاصہ) **اقول** اس پر چارے کو معلوم کرنا ہوں کہ درختار میں لکھا ہر کہ قراءۃ نماز میں  
 فرض ہر وسطے قادر قراءت کے قادر کا خلاف عاجز ہو گا اور قدرت کا خلاف عجز ہر اور سبب  
 قراءۃ ترجمہ میں کہا ہر لو شرع بغیر عربیۃ او آمن اولیٰ او سلم او معنی عند ذبح او قرا لہا  
 عاجز انتہی دیکھو عجز کے لفظ کو علاوہ ہر ان گھٹالہ صاحب نے جن کتابوں کو معتبر جانا ہر انہیں

ایک فتاویٰ عالمگیری ہر اسمین لفظ ہدایہ اور شرح نقایہ اور جمع البحرین وغیرہ سے نقل کرتا ہر دوسری  
ہدایہ ہر اسمین لفظ عذر کا نہیں بلکہ عجز کا لفظ دو جگہ مذکور ہر ان شرح نقایہ میں لفظ عذر کا ہرگز  
تفسیر پائی ہر لایحس العربیہ سے اور جمع البحرین میں لفظ عجز کا ہر بھر انکار کرنا کہ عذر بیان عجز نہیں ہر  
سورہ عذر کا معنی اس صاحب کے معلوم ہر نہ عجز کا معنی عذر بیان عام نہیں بلکہ مراد اس سے عجز قراء  
ہے کما سبق اور پھر بحیرمی پر طعن کرتے ہیں (کہ وہ بیان اختلاف صاحبین کو لایحس العربیہ  
بالعربیہ کر کے تعبیر کرتا ہر حالانکہ صاحبین کے قول میں سورہ لفظ عذر کے نہ لفظ عجز کا ذکر نہ سورہ  
فاتحہ کا ذکر اور ایسی تعبیر کرنا دیانت روایت کی نہیں ہر اس واسطے ان فقہاء کے روایات کو  
ہر یک جائی اعتماد کرنے مشکل ہر انتہی خلاصہ) **اقول** ناجز آئم از تربت ستوران و آئینہ  
واری در محلہ کوران فقہا اپنے اپنے کتب میں اکثر اقوال کو متساوی الفاظ سے بیان کرتے ہیں  
اس گھٹالہ صاحب نے عالمگیری میں دیکھا ہر کہ ولا یجوز القراءة بالفارسیۃ الا بعد عند  
ابی یوسف و محمد رحمہما اللہ اور سمجھے ہیں کہ یہ لفظ عذر کا بعینہ لفظ صاحبین کا ہر ایسی  
سمجھ پر خاک پرے ہے برین عقل و دانش مایہ گریت۔ یہ لفظ شارح نقایہ وغیرہ کا ہر حال  
دوسرے فقہاء بعض عجز کے لفظ سے تعبیر کرتے ہیں جیسا ہدایہ میں ہنسبائین ہر الا عند العجز  
اور بعد کے کہتا ہر ولہذا یجوز عند العجز الا ان یدھر مسیئاً انتہی اور ایسی ہم در مختار  
وغیرہ سے لفظ عجز کا بنا چکے چونکہ یہاں چار صورتیں متصور ہوتی تھیں ایک حسن قراءت نامی و

دوسری حسن قراءۃ سورۃ فاتحہ کی تیسری عدم حسن قراءۃ تمامی قرآن کی چوتھی عدم حسن قراءۃ سورۃ فاتحہ کی مع حسن دوسری آیتوں کے پس صاحبین کے نزدیک بحسن القراءۃ سے مراد حسن قراءۃ سورۃ فاتحہ ہر جہہ جو وہ عدم عذر کی واسطے کافی ہر کوئی کہ وہ واجب ہر پس حسن قراءۃ تمامی قرآن کی بطریق اولیٰ عذر کی واسطے موجب ہوگی اور مراد ہا بحسنہا سے عدم حسن قراءۃ سورۃ فاتحہ کی مع حسن دوسری آیتوں کے ہر اور وہ عذر ہوگی پس عدم حسن قراءۃ تمامی قرآن کی عذر بطریق اولیٰ ہوگی لکن یہاں پہلی صورت عذر کی دوسری آیات کے حسن قراءۃ سے منفع ہوتی ہر دوسری صورت جواز ترجمہ کو چاہتی ہر اسلئے بعض علما دیکھا کہ بحسنہا ولا بحسنہا میں خاص مستلزم عام کا ہر صاحب کے مذہب کو عموم سے تعبیر کیا اور کہا بحسن القراءۃ ولا بحسن القراءۃ اور بعضوں نے انکی اصل عبارت کو جیسا انکے کتب تصنیفی میں موجود ہر نقل فرمایا جیسا بحیرمی وغیرہ نے کہا کہ بحسن القراءۃ ولا بحسنہا انتہی لکن ہر گھٹالہ صاحب اس امر کو تو جانے نہیں اسلئے فقہا کو اپنا سا حلق اور انکو خارج دیانت کہا اور شاعت کی اور پھر کہتے ہیں (کہ اس مقدمے میں ایسے فقہا کی عبارات سے دلیل لانا مسموع نہیں ہر بلکہ چائے کہ قول سے ایہ کے اور انکے شاگردوں کے دلیل پکڑین انتہی خلاصہ) **اقول** اس گھٹالہ صاحب نے فقہا کی عبارات کو نہ سمجھ کے مختلف تفسیر انکو محمول کیا ہر اور انکو غلطی کی طرف منسوب کیا لکن ہر یک فقہیہ اور محدث جو ہم نے اس ساتھ ذکر کیا ہے سب علما، اعلام سے ہیں دین کا مدار ان ہی پر ہر اور بڑے بڑے معتبر کتب کے



مصنفین میں آج تک انکو کسی نے سنت و جماعت سے بی ویانت نہ کیا اگر یہ گھٹالہ صاحب آس  
 کہنے والا تغیر کا مستحق ہر نصاب الاحساب میں ہر ولو قال انالا اعلیٰ بفتویٰ الفقہاء اولیس  
 کما قال العلماء فانہ یعز دلائلہ اور یہ علماء اپنا سلسلہ امیہ تک پہنچاتے ہیں بالواسطہ امیہ کے  
 تلامذہ میں اور اوپر ہرگز مرگرتہمت و افتراء نہیں کرتے ہیں اور اماموں کے اقوال جو ہمارے تک واصل  
 ہوئے ہیں سب ان ہی کے واسطہ سے ہیں دیکھو صاحب فتاویٰ عالمگیری اور صاحب مجمع البحرین  
 اور صاحب ہدایہ اور صاحب شرح نقایہ اور صاحب شرح وقایہ اور صاحب کتاب امرار جو یہ گھٹالہ  
 صاحب انکی دلیل کرتے ہیں انہیں کوئی بھی امام ہر شاگرد امام مان ویور کے جناب سیدنا  
 محی الدین صاحب قادری جو یہ گھٹالہ تھا ان حضرت کے فتویٰ غیر مشہور کی سنت پر دستاویز کرتے ہیں  
 شاید وہ شاگرد امام ہونگے اور ان علماء نے جو اقوال کہ اپنے کتب میں ذکر کئے تھو وہ امیہ اور  
 انکے شاگردوں کے اقوال میں بلاشبہ لکن ان گھٹالہ صاحب کے یہ خیالی باتیں سب ایسی ہیں  
**قوله** اور قرآن جو نازل ہوا معنی اسکا جاننے کیلئے ہر نہ فقط لفظ پڑھنے کیلئے خدا تعالیٰ

قرآن میں سورہ زخرف میں فرماتا ہر انا جعلناہ قرانا عربیاً لعلکم تعقلون یعنی مقرر  
 ہم گردانے اسکو قرآن عربی زبان میں تاکہ تم سمجھو انتہی **اقول** اس گھٹالہ صاحب نے تازہ ذہب  
 نکالا ہر قرآن عربیہ کو خیال میں لا کے تعقلون کو دکھلاتے ہیں حالانکہ آیت صاف ظاہر  
 کہ قرآن عربی کو تعقل کرین کیونکہ لعلکم تعقلون علت واقع ہوا ہر انزال قرآن کی بصفت عربی علت ہر

ترجمہ قرآن کی بصفت فارسی یا ہندی تفسیر بیضاوی میں لکھا ہر علمکم تعقلون علیہ لا نزالہ  
 بھذہ الصفۃ پھر جب قرآن عربی زبان قرآن ہندی ہو گیا اسکے تعقل کرنے پر یہاں دلالت نہیں  
 بلکہ بطلان نص صریح کا لازم آتا ہر علاوہ بران وہ علیہ علیہ غائی ہر علت غائی کے انتفاع سے معلول  
 منتفی نہیں ہوتا اس لیے فقہانے معنی قرآن کو جان کر پڑھنے کیلئے رکن صلاۃ نہیں گردانا ہر صاحب  
 درمختار صفت صلاۃ کے باب میں فرایض صلاۃ کو گستاہر اور کہتا ہر ومنها القراءة لقائد  
 علیہا انتہی اسکا معنی لکھا ہر ای قراءة آیتہ من القرآن انتہی یہاں سے صاف معلوم  
 ہوتا ہر کہ نماز میں قراءۃ قرآن کی فرض ہر واسطے قادر کے مطلقا خواہ اسکے معنی کا فہم رکھتا ہو یا  
 نہ رکھتا ہو دیکھو فاقرا ما تيسر من القرآن کے حکم کو جو فاقروا میں جمع کی ضمیر عام ہر بے علم  
 اور عالم پر شامل اور بہت احادیث شریف میں حکم قراءۃ قرآن کا علی العموم آیا ہر عن  
 ابی امامۃ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اقروا القرآن فانہ یاتے  
 یوم القیمۃ شفیعاً لاصحابہ الحدیث رواہ مسلم دیکھو اقروا کی ضمیر کو وہ عام ہر فہم رکھنے  
 سے اور شامل ہر بے علم کو بھی کیونکہ مخالفین تمام مومنین میں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمیع عرب  
 و عجم کی طرف مبعوث ہوئے ہیں عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول  
 الرب تبارک و تعالیٰ من شغلہ القرآن عن ذکری مسئلتی اعطیتہ افضل مما اعطی السائلین  
 و فضل کلام اللہ علی سائر الکلام کفضل اللہ علی خلقہ رواہ الترمذی و الدارمی و البیہقی

ملاحظہ فرماؤ لفظ مَنْ کو وہ عام ہر اور نظر کرو لفظ کلام کو وہ عربی زمان ہر معنی ہر دوسرے کلاموں کے  
 عن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قرء حرفاً من كتاب الله  
 فله به حسنة والحسنة بعشر أمثالها لا أقول ألم حرف الف حرف لام حرف و  
 میم حرف رواہ الترمذی والدارقطنی وغیرہم ولفظ حرف کو اس قبیل کے روایات جو الفاظ  
 عموم سے آئے ہیں کثیر ہیں اور قرآن میں آیات متشابہات کثیرہ وارد ہوئیں ہیں تمہارے قول  
 لازم آتا کہ اگر کلام کا معنی جانیں یا اس کے پڑھنے سے باز آویں الغرض اب قرأت قرآن کا جیسا صاحب علم کو  
 ہے بے علم قاری کو بھی ہر ابن حجر نے تحفہ میں فرمایا فائذب قاریہ وان لم یعرف معناه  
 اثمی لکن تدبر سے قرآن پڑھنے والے کو البتہ زاید ثواب ملے گا کیونکہ تدبر سے پڑھنا مندوب ہے  
 معنی جاننے والے کو اور اس کے حصول کی صورت یہی ہر کہ تفسیر سورہ فاتحہ کی اور دوسرے سورتوں کی  
 جو اکثر نماز میں پڑھے جاتے ہیں خوب یاد دلاویں تاکہ نماز میں ان سوروں کے پڑھنے سے ان سوروں کے  
 معنی کا تدبر کیا جاوے یہ کہ تدبر مندوب کے حاصل کرنے کے لئے زندیق بخائیں اور گنہگار تھہریں اور  
 اس آیت سے لازم نہیں آتا کہ معنی جانکر قراءۃ قرآن کرنا شرط صلاہ کی ہے یہہ جب تک کسی  
 کتاب فقہ میں دیکھا گیا اور نہ کسی فقیہ سے سنا گیا یہ نئی ایجاد اور تازہ مذہب باطل ہر اور آیت  
 انا جعلناہ قرأنا عربیاً لعلکم تعقلون کی خاص ان اعراب کے لئے ہر دیکھو ضمیر کم اور صیغہ تعقلون  
 کو سنا وہ عام ہو لکن یہہ شرط نماز ہو نیو کہاں سے کہتے ہو حالانکہ کسی امام نے اسکو شرط صلاہ

نہیں کیا ہر جانیو کہ قراءت میں نظم قرآن کے ایک تاثیر خاص و ملاوت اور ذائقہ ہر اس کو وہ لوگ  
 جو قلوب انکے صافی اور محلی میں پہنچاتے ہیں اور قراءۃ قرآن جیسا طلب کیواسطے ہر ویسا طلب قراءۃ  
 لفظ کیواسطے بھی ہر نام رازی اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں ان القرآن العربی کما انہ یطلب قراءۃ  
 لمعناہ کذلک تطلب قراءۃ لاجل لفظہ وذلک من وجہین الاول ان الاعجاز فی  
 فصاحتہ و فصاحتہ فی لفظہ و الثانی ان توقف صحۃ الصلاۃ علی قراءۃ لفظہ  
 یوجب حفظ تلک الالفاظ و کثرۃ الحفظ من الخلق العظیم یوجب بقاءہ علی صحۃ  
 اللہ مصوناً عن التحریف وذلک یوجب تحقیق ما وعد اللہ بقولہ تعالیٰ انما نحن  
 نزلنا الذکر و انالہ لحافظون اور قرآن جیسا دعوت ہر معانی سے ویسا حجت ہر الفاظ  
 و من التفسیر شرح جامع الصغیر من مناوی قرآن میں قال الحلیمی فی المنہاج و من عظم  
 قدر القرآن انہ تعالیٰ خصہ باندعۃ و حجتہ و لم یکن ذلک لنبی قط انما کان لكل  
 منهم دعۃ و یدعونہم لہ حجۃ غیرہا و قد جمعہما اللہ لرسولہ فی القرآن فہو دعۃ بمعنا  
 و حجۃ بالفاظہ و کفی الدعۃ شرفاً ان ینکون حجۃ ہا معہا و کفی الحجۃ شرفاً انہ لا یتفضل  
 الدعۃ عنہا انتہی جلال الدین خبازی نے حاشیہ ہدایہ میں لکھا ہر و ہذا لان القرآن  
 انزل حجۃ علی النبۃ و علما علی الہدٰی و الہدی حجۃ بمعناہ و الحجۃ بنظم و شتم الاخلاص  
 بالمعنی یسقط حکم القراءۃ فکذا الاخلاص بالنظم و لان حفظ القرآن کذلک واجب فی الجملة

لیکون حجۃ علی النبوة کما انزل بحفظ المعنی لیکن حجۃ علی المحکم ولا قراۃ تجب الا الصلاۃ  
 فعلم انها متعلقہ معنی ما انزل ليقطع الحفظ بها الا ترى انه لو نظم معناه شعرا ثم  
 قرأ فسدت صلاته لان نظم من کلام الناس فكذا بلغته اخرى لا معنی لقول من  
 يقول ان المقصود من الکلام معناه لانه کذلک اذا ارید به الافهام لما ارید منه  
 فاما اذا کان النظم مطلوباً بالفائدة اخرى فلا الا من قرأ النظم بلغته اخرى لا یكون شعراً  
 لان ذلك النظم مطلوب من فکذا القرآن بنظمه مطلوب من لانه انزل وذلک بتنظمه معناً  
 انتهى وروہ لو گئے تیر اور کلمات ارتداد میں گرفتار ہیں سو کہتے ہیں کہ اسکے الفاظ سے کچھ کام نہیں  
 وہ الفاظ کے پرہنے کیلئے نہیں مازل ہوا ہر پرہ اندھے معلوم نہیں کرتے کہ الفاظ کے سبب  
 فصیح و بلیغ ہوا اور قابل تحدی کا بنا اور اعجاز تھہرا ہر اس لئے مولانا ملک العلماء فرماتے ہیں  
 ان لوگ کے حق میں جو اسکے لفظ کا اعتبار نہیں رکھتے ہیں لایحیاء علیہ وسلم اور اسی واسطے  
 ابو خنیفہ نے اس سے رجوع کیا اس صاحب کی غلط فہمی دیکھو اور جانو کہ جب کوئی شخص لفظ قرآن کا  
 پرہے معنی اسکا اسکے ساتھ منضم ہر کیونکہ فقط قراۃ لفظ قرآن کی بدون بمعنی محال ہر اور قرآن  
 عبارت ہر لفظ و معنی سے جب لفظ و معنی حاصل ہو تو قرآن پرہنے کا اطلاق اس قاری پر آتا ہر خوا  
 اسکا معنی معلوم کرے یا نہ کرے آتا ہر وہ شرط یا کر صلاۃ نہیں اور نہ خدا قرآن میں اعلیٰ جبریا  
 مذکور ہوا اور پھر خوب جانو کہ جب جبر سورۃ فاتحہ کا مثلاً معلوم کر چکا اور اسکو نماز میں پرہنے پر قادر

تو عجز نادانستگی کا جاتا رہا پس ترجمہ پڑھنا بلا عجز لازم آویگا وھو کا تری قدیر و شکر قولہ

مراد یہ کہ قرآن جو عربی زبان میں نازل ہوا فقط اس کا معنی جاننے کیلئے تھا تا عرب اس کا معنی اچھی

طرح جانیں نہ زبان عربی کی فضیلت کے سبب کیونکہ کفار بھی عرب کے ہمیشہ وہی زبان کرتے ہیں

پس اصل معنی جانتا ہوا نہ فقط لفظ پڑھنا انتہی **اقول** کہ تقدیر یہ صاحبِ منہ ہو گئے ہیں کہ

قرآن کو اعجاز سے نکالتے ہیں قرآن عربی زبان میں جو نازل ہوا اور مجرہ ٹھہرا سو اولاً فصاحت

و بلاغت نظم کے اعتبار کرتے ہو اور یہی اعجاز ہر جو آئینک باقی ہر اگر یہ صاحبِ اس سلسلہ کو جو علم

بقواطع الاسلام میں لکھا ہر دیکھتے تو ایسا شربے ہمارے ہونے میں انکو کون القرآن عربیا

کفر اور لکھا ہر وانکار اعجازہ کفر انتہی قرآن عبارت ہر لفظ و معنی سے جمیعاً فقط معنی سے

مراد لینا کوئی مسلمان اس پر جرات نہیں کریگا فاقرؤا ما تیسر من القرآن کی آیت اور آیت انا

جعلناہ قرآنا عربیا کی اور آیت لسان الذی یلحدون الیہ عجیبی وھذا لسان عربی میں کی

اسکی دلیل کیواسطے کافی وافی ہر زبان عربی کی فضیلت کیواسطے یہ حدیث اچھو ساکت کر سکتی ہر

أَحَبُّو الْعَرَبَ لثَلَاثٍ لَا فِی عَرَبِیٍّ وَ الْقُرْآنِ عَرَبِیٍّ وَ کَلَامِ أَهْلِ الْجَنَّةِ عَرَبِیٌّ مَرَوَّاهُ

الْحَکَمُ وَ الْبَیْهَقِیُّ وَ الطَّبْرَانِیُّ وَ الْعَقِیْلِیُّ چونکہ یہ صاحب قرآن ہندی بنانیکا دعویٰ کرتے ہیں

اسلئے بالکل اسکے نظم کی طرف خیال نہیں لاتے ہیں فقہ دانانی تو ایسی جو اوپر مذکور نہوی اور مغربی

نہ ایسی ہنوز تفسیر حسینی بھی جو فارسی اور عوام میں مشہور نہیں دیکھی ہر اگر یہ آیت جو اوپر کے

قول میں گزری اسکو لکھتے وقت تفسیر مدوح کو ملاحظہ کرتے تو ایسی نادانستہ تقریر کرتے اور  
 قرآن کو عجاز سے نہ نکالتے اور اب ہر جگہ کفر میں نہ پرتے سمجھ کر کہ کفار عرب کے عربی زبان کہنے  
 رہنے سے قرآن کو معجزہ بنا کے عربی زبان میں انار اتا وہ کفار معلوم کریں کہ وہ معجزہ ہر صاحب  
 تفسیر حسینی لعلم تفسیر کے تحت میں تفسیر کرتا ہر شاید کہ شامازی زبانید دریا بید معانی آنزایام  
 کنید صحت محمد صلی اللہ علیہ وسلم را با نچہ مشاہدہ کنید دروازہ انار فصاحت و اطوار بلاغت و جزالت  
 انتہی پس قول آپکا یعنی فقط اسکا معنی جانے کیلئے تھا الخ محض مردود ہر کیونکہ نزول اسکا معجزہ  
 ہو کر فقط معنی جانے کیلئے نہیں فصاحت و بلاغت نظم کیلئے بھی ہر اگر غازیمن قراۃ قرآن فقط  
 معنی جانے کی واسطے ہو تو ابو حنیفہ عربی پر پھنے کو مطلقاً جائز نہیں رکھتے بلکہ عربی سے قراۃ کرنا  
 حرام ہو جاتا امام رازی تفسیر میں کہتا ہر لوجازت الصلاة بالقراءة بالفارسیۃ لمجاز  
 بالقراءة بالعربیۃ و هذا لجایز ذلک غیر جائز بیان الملائمۃ ان الفکر الذی لا یفہم من العربیۃ  
 شیئاً لا یفہم من القرآن العربی شیئاً البتہ اما اذا قرأ القرآن بالفارسیۃ فہم المعنی واحاطوا بالمقصود  
 وعرفوا فیہ من الثناء علی اللہ ومن الترغیب فی الآخرة والتنفیر عن الدنیا ومعلوم ان المقصد لا  
 من إقامة الصلوات حصو لہذا المعانی بقولہ تعالیٰ اقم الصلوة لذكری قال تعالیٰ فلا یندبون  
 القرآن ام علی قلوبہا ثبت ان قراۃ الترجمة تفید ہذا الفوائد العظیمة وقراۃ القرآن  
 باللفظ العربی تمنع من حصول ہذا الفوائد فلو كانت القراۃ بالفارسیۃ قائمۃ مقام القراۃ

بالعربیة فی الصحیح ثم ان القراءة بالفارسیة تفید هذه الفوائد العظيمة والقراءة بالعربیة  
 ما فتنها الوجه ان یكون القراءة بالعربیة محرمة و حیث لم یکن الامر كذلك علمنا ان  
 القراءة بالفارسیة غیر جایزة انتهى **قولہ** اور ترجمہ قرآن کا حکم میں قرآن کے ہر حکم

اور آداب میں سیوا سطر اسکا پڑھنا نماز میں ائمہ اربعہ کے پاس متفق علیہ ہے انتہی **اقول**  
 یہ قول بناء فاسد بر فاسد ہر کیونکہ چاروں اماموں کے پاس ترجمہ قرآن کا نماز میں پڑھنا متفق  
 نہیں ہر جیسا ہم اوپر کہہ آئے پس ترجمہ قرآن کا سب احکام میں حکم میں ان کے ہونا کس طرح ہو گا علاوہ  
 بران فقہاء حنفیہ رحمہم اللہ تصریح کرتے ہیں کہ حکم ترجمہ مصحف کا مثل حکم مصحف کے نہیں وجوب  
 اعتقاد میں نظم منزل کے یہاں تک کہ جو شخص اسکے نظم کے منزل ہونیکا انکار کرے کا زہر ہر بخلاف  
 ترجمہ کے کہ اسکے انزال کے اقرار میں کفر ہے اور مصحف کا ترجمہ لکھنا حرام ہر بخلاف مصحف لکھنے کے  
 اور ترجمہ کی قراءۃ کا اعتقاد اور مداومت حرام ہر بخلاف مصحف کی قراءۃ کے اور سجدہ کی آیت کا  
 ترجمہ تلاوت کرنا سجدہ کو واجب نہیں کرتا عند البعض اور غیر مطہر کو مس کرنا ترجمہ کا حرام نہیں  
 عند البعض اگرچہ ترجمہ لکھنا حرام منع ہے اور پڑھنا ترجمہ کا عا لیف و جنب پر حرام نہیں عند البعض  
 تحقیق شرح حسامی میں لکھا ہے وهو النظم والمعنی جمیعاً فی قول عامۃ الفقہاء وهو  
 الصحیح من مذهب ابی حنیفۃ الا انہ لم یجعل النظم کنا لازماً فی حق الصلاۃ خاصۃ  
 فیہ تنصیح علی ان یناسواہ من الاحکام من وجوب الاعتقاد حتی یکفر من انکر کون النظم منزلاً





کسی صورت سے متحقق نہیں انتہی **اقول** اول فقرے سے اس عبارت کے معنی ہر نماز کو ترجمہ قرآن کا اپنی زبان میں نماز میں پڑھنے کو بہتر جانا واجب لازم ہر یہ کیا خوب عبارت ہر لفظ بہتر جانا استحبان پر دلالت کرتا ہر اسکو وجوب لزوم سے مقید کرنا خوب فقہ دانی ہر اس سے مراد مستحسن کو مستحسن جانا واجب لازم ہر کر کے کہنا نہیں ہو سکتا کیونکہ اس نے ترجمہ پڑھنے کو فرض جانا ہر اور اسکے عدم قراءۃ سے نماز کو فاسد سمجھا ہر پھر وہ مستحسن کیسا ہو گا۔ معہذا یہ تقریر خلاف جمہور علما کے ہر کوئی عالم ترجمہ پڑھنے کو احسن نہیں جانتا ہر بلکہ کتب جواز پر اسکے اختلاف رکھتے ہیں وجوب لزوم کا تو کیا ذکر اور صلوة عرف شرع میں عبارت ہر حرکات و سکنات مخصوصہ جو ارکان فعلی سے مسمی ہیں رکن قولی سو ایک تحریر اور قراءۃ قرآن نہیں درمختار ہیں ہر وہی لغۃ الدعاء فقلت شرعاً الی الافعال المعلومۃ وہو الظاہ انتہی پھر ڈرا اور عاجزی اسکی لوازم سے ہر اور امید اسکی علت عائی ہر پھر آپ کے اس قول سے معلوم ہوتا ہر کہ مصلیٰ ڈرا اور عاجزی اور امید سے خالی ہوتا ہر جب قراءۃ شروع کرے تو یہ تمام حاصل ہوتے ہیں بغوف باللہ من العباۃ۔ نماز میں قرآ اور عاجزی کا سبب قراءۃ ایک آیت یا تین آیت کے ترجمہ کی جو فرض ہر نہیں ہو سکتی بلکہ خارج نماز میں اندازہ کے آیات کی تفسیر کو معلوم کر کے رہنا اور نماز میں خشوع و خضوع کرنا ہر سو جان رکھنا اسکا سبب ہر کہ جب اہل حکومت کو دیکھتے ہیں تو ڈرتے ہیں اور بھرتا تے ہیں اسکا سبب ہے روبرو کچھ ذات کر نیسے

یہ ہے۔ جو تفسیر آیات مبشرہ کا معنی جان کر سننے سے خارج نماز میں حاصل ہوئی  
 اور نماز میں وہ سب انذار و بشارت شخص مومن میں موجود رہتے ہیں جیسا خارج نماز میں موجود  
 رہتے ہیں بہر حال علماء متقدمین اور متاخرین جو عربی میں مہارت مامور رکھتے تھے اس پر  
 متفق ہیں کہ قرآن کا درست ترجمہ امکان نہیں رکھتا ہر امام زکشی اپنے اصول میں کہتا ہر  
 قائل نے اپنے فتاویٰ میں بیان کیا لایقہ احدان یا قی بالقرآن بالفارسیۃ قیل لہ  
 فَإِنَّ لایقہ احدان یفسر القرآن قال لیس كذلك لان هناك یجوز ان یأتی بعض  
 مراد اللہ ویعجز عن البعض اما اذا اراد ان یقرأ بالفارسیۃ فلا یمکن ان یأتی جمیع  
 مراد اللہ انہی امام ابو الحسین احمد بن فارس کتاب فقہ العربیۃ سے ذکر کرتا ہر لایقہ احد  
 من المترجمین علی ان ینقل القرآن الی شئ من الالسنۃ انہی اور معلوم کرو کہ ترجمہ  
 قرآن کا نماز میں پڑھنے کو بہتر جانا زندہ ہر کیونکہ سب کے سب جائز ہونے پر اختلاف رکھتے ہیں جن  
 ولزوم کا تو کیا ذکر پھر بعض علماء کے پاس ترجمہ قرآن کا نماز میں بلا عذر پڑھنا نماز کو فاسد کرتا ہر او  
 ہمیشہ اسکو نماز میں پڑھتے رہنا حرام اور ممنوع اور ہو جب گناہ و اساءۃ کا ہر در صورت اسکو بہتر  
 جانا یا واجب لازم کہنا دعویٰ بلا دلیل ہر اور لوگ اساءۃ کی طرف بلانا زندہ یقون کا کام ہر دیکھو ہادی  
 عبارت کو الا انہ فی بعضی النسخۃ السنۃ المنوۃ و نظر کرو فایہ الغار مشہور ترجمہ بنا کر کو دین جواز اساءۃ  
 شدیدہ سب و عیاد بان حرام سب قطعاً انہی اور تفسیر احمدی میں ہر ومع ذلك من جواز النظم القادر

يَمْنَعُ الْاَعْتِيَادَ وَالْمَدَاوِمَةَ اور تحقیق شرح حسامی میں ہر حمتہ المداویمۃ والاعتیاد  
 علی القراءة بالفارسیۃ انتہی **قولہ** اور جو شخص کہ باوجود حضرت ترجمہ نماز میں پڑھنے بجائے

دینے کے اور چار و امام کے مذہب میں یہ مسئلہ متفق علیہ رہنے کے اور امام اور صاحبیہ

اس حدیث کو صحیح جانکے حکم کر نیکے ترجمہ نماز میں پڑھنے سے انکار کرے غار اسکی صحیح ہونا مشہور

ہے انتہی **اقول** یہاں کھتا کہ صاحب بدون ترجمہ کے نماز صحیح ہو نیکی دشواری کو تین

امر پر بنا کرتے ہیں حالانکہ وہ تینوں امر میں دو امر محض افتراء اور کذب اور بہتان ہیں اور ایک

نامہی سے دھوکا کھانیکا احتمال کھتا ہر پہلانی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ترجمہ قرآن کا

پڑھنے کیواسطے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو اجازت دی ہر گز کہتے ہیں اور اسطور کی حدیث

کہاں سے حجت کو پہونچی ہر اور کون سے صحیح یا مسندات میں ہر سو اسکو بیان نہیں کرتے ہیں

کذاب میں یا خواب میں دیکھا ہر یا زندقہ کے لوگ کو اس جعلی حدیث سے اپنا سنا بنا

چاہتے ہیں اور وعید اور فحوی میں ان حدیثوں کے داخل ہوسے ہیں بکون فی اخر الزمان

دجالون کذابون یا تو انکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا ابائکم فایاکم وایا

لا یضلونکم ولا یفتنونکم ایضا لا تکذبوا علی فانہ من یکذب علی بلع النار ایضا

من کذب علی متعلدا فلیتبوأ مقعدا من النار دوسرا چارون امام اس ترجمہ کے

پڑھنے پر متفق علیہ ہیں کر کے کہتے ہیں یہ محتمل دھوکے کا ہر کیونکہ امام مالک اور امام شافعی

اور امام احمد بن حنبل ترجمہ قرآن کا نماز میں پڑھنے کو بالکل جائز نہیں رکھتے ہیں جیسا اوپر ہم  
کہہ آئے ہیں۔ یہی فاسد بر فاسد ہر تیسرا کہتے ہیں کہ امام اور صاحبیہ نے اس حدیث کو صحیح جانے  
حکم ترجمہ پڑھنے کا کیا ہے یہ بھی کذب افتراء کہ امام سے ان کے مذہب پر کوئی دلیل حدیث ہو  
اور کچھ مہین نہیں ہر بلکہ تابعین انہوں کے اس مذہب کو مغلل کر نیکے لئے اقسام کے توجیہات  
بیان کر رہے ہیں اگر وہ حدیث جو یہ مذہب اس سے مستنبط ہو صحیح تو کیا ضعیف اور غریب  
ہوتی تو بھی اسکا ذکر کرنا ایسے وقت لازم ہوتا حالانکہ کسی نے اسکو ذکر نہیں کیا سو اب اس حدیث  
کے جو نہایہ سے مذکور ہوئی اور وہ ان صاحب کے قول کی منافی ہے اور صاحب کے مذہب میں  
دو امر ہیں ایک عدم جواز بحالت قدرت دوسرا جواز بحالت عدم قدرت اول میں ہر آیت انا انزلنا  
قرانا عربیا وغیرہ سے دوسرا مستنبط ہر قاعدة الضرورة بتدلیج المخذرات سے اور شاید  
حدیث سے بھی ہو جو صاحب نہایہ نے ذکر فرمایا ہے در بی صورت اپنی حدیث فرعونہ نہ امر اول  
کیلئے دلیل لائی گئی ہے نہ امر ثانی کی واسطے پس ایک قول صاحبین پر محض افتراء اور بہتان ہر غایۃ البیان  
حاشیہ ہدایہ میں ہر لہما فی القراءة قوله تعالیٰ انا انزلناه قرانا عربیا ونحن ہامونہ بقراءة  
القران والقران عربی بالنظر العربی اسم لشیء مخصوص بلسان العرب لان المعنی لا اختص  
بلسان دون لسان فلما کان مخصوص بلسان العرب فلم یجز القراءة بالفارسی الا اذا عجز  
عن العرب فینفذ تکفی للضرورة انہی شرح مجمع البحرین میں ہر لہما ان القران اسم

للمنزل باللفظ العربی كما قال الله تعالى انا جعلناه قرآنا عربيا فالنحیر بغيره يكون ترجمة  
لا قرآنا وانما جوزت للفاجر عن العربیة اذا لم یخل بالمعنی لانه قرآن من وجہ لاشتماله  
على المعنی فهو بمنزلة الایماء من البرکوع انتهى محیط برہانی و محیط سرخسی نہایہ حاشیہ ہر ایہ  
وکافی شرح دانی میں سیاہی ہر پیر ایسے صاحب اللہ سبحانہ بچاؤ **قوله** کیونکہ نماز جوہر

فی الحقیقت دعا اور خشوع اور خضوع ہر خدای تعالیٰ کے درگاہ میں اور جب عربی سے معنی نہ معلوم  
ہونے سے کوئی دعا کا اسکو قصد اور نیت اور ارادہ متحقق نہیں ہوتا سو ای ابتدا سے نیت کے

جو نماز پڑھتا ہوں کر کے ارادہ کیا ہر پس موافق حدیث انما الاعمال بالنیات کے یعنی غنیمت

مکرمیت سے بموجب تہب امام اعظم کے یا تمام عمل نماز کے بے ثواب ہونا لازم پڑتا ہر یا موافق

مذہب شافعی کے باطل ہونا لازم پڑھتا ہر انتہی شاید مضمون اس قول ای کا یہ ہر کہ نماز فی الحقیقت

دعا ہر اور وہ دعا قصد اور نیت و ارادہ مودی ہونا ضرور جب دعا کا معنی معلوم نہ ہو تو قصد

اور نیت اور ارادہ اس دعا کا متحقق نہیں ہوتا جب عابد و نیت کے پڑھی جاوے تو

امام اعظم کے مذہب کے تمام اعمال نماز کے بے ثواب ہوتے ہیں یا موافق مذہب شافعی کے

تمام اعمال باطل ہوتے ہیں انتہی **اقول** اگرچہ عبارت سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ

ہر یک جز نماز کیلئے نیت ضرور ہر چونکہ ہر اسیریدہ دعویٰ تشریحات شرع اسلام کے خلاف تھا

جیسا جامع الفوائد میں ہر قرآن النیت لکل جزء من اجزاء الصلوۃ مستند فی شرط قرآن النیت

فی الجزء الاول اور شرح ہجہ میں ہر قراءۃ الفاتحۃ لا یفتقر الی نية خاصۃ انتہی  
اسلئے اس پر ملاحظہ فرمائیں کیا تو یہ صاحب اپنے رسالہ میں اس عبارت کا معنی کچھ اور بیان فرماتے  
ہیں اور کہتے ہیں (کہ مراد یہ ہے کہ جیسا سورۃ فاتحہ نماز میں پڑھتا ہو تو جو ارادہ کہ خدا تعالیٰ بندہ  
اپنے زبان سے بولنے کے لئے اور ارادہ کرنے کے لئے قصد کیا ہو سو وہ ارادہ اور نیت بسبب  
یہ معلوم ہونیکے اسکو مستحق نہیں ایسا ہی تحمید اور تسمیع اور تسبیحات رکوع اور سجود میں اور التبت  
میں وغیرہ جو دعا اور التبتا کہ بندہ کرنے خدا تعالیٰ مقصود رکھا ہو بسبب معنی یہ معلوم ہونیکے  
بندے کو وہ ارادہ اور نیت مستحق نہیں ہوتی اور یہ نماز کی اکثر عمل بے نفع ہونے پر دلیل  
یہ ہے مراد ہر کہ ہر یک عمل کے لئے نیت ضرور ہر انتہی) **اقول** یہ مراد جو اصلاح عبارت  
سابق کیلئے گھڑی گئی ہو وہ بھی بلا دلیل اور خیالی گفتگو ہے کیونکہ باری تعالیٰ شانے نے فقط قراءۃ قرآن  
نماز میں فرض کی ہے اور نہیں فرمایا کہ مخاطبین اسکو اس نیت سے اور اس قصد سے اور اس ارادے  
سے زبان سے نکالیں تو اب ہاں کہ ان کتنے صاب قین ہر حال جب فقط ایک آیت یا  
تین آیت کو قرآن کے مصلیٰ پر چکا تو متمثل ہاں ہو گیا اور نظم قرآن منظم معنی حاصل ہو گیا۔  
اس دعا کا قبول کرنا واجب ہے اس دعا کو پڑھنے کا امر کیا ہے اسکا جانا بس ہر کیونکہ قراءۃ قرآن  
کی نماز میں امر تعبدی ہے غیر مصلیٰ پھر اسکے پڑھنے کو معنی جاننے سے مصلیٰ کرنا ہاں نہیں ہے اور مصلیٰ  
اتنا ہی ہاں کھانا ضرور ہے کہ اللہ سبحانہ تکبیر تحریر شروع میں اور قراءۃ قرآن قیام میں کر کے فرمائی ہے

اور تسبیحات رکوع وسجود واعتماد میں پڑھنا فکر کے مستحب تھہرایا وکذا وکذا۔ بہر حال نماز کے پڑھنے پر متوقف رہتی ہرگز اسکا معنی جانتے پر متوقف نہیں ہر وہ جو کہتے ہیں کہ بموجب ہدایت امام عظیم کے تمام عمل نماز کے بے ثواب ہوتے ہیں سو وہ بے سمجھی بات ہر کیونکہ امام عظیم ایک ایسے فرماتے ہیں کہ چاہئے قوراءہ قرآن نماز میں عربی سے کرو یا فارسی سے عربی جانتا ہو یا نہ ہو جب تک کہ پڑھنے کو امام نے جایز رکھا تو لازم آتا ہر کہ عربی سے پڑھنے والوں کو ثواب ملے وادوا کیا خوب امام برافرا کرتے ہیں کہ امام نے بے ثواب نماز کو جایز رکھا حالانکہ بے ثواب نماز صحت سے خارج ہے شرح وقایہ میں ہر المقصود فی العبادۃ المخلصۃ ہوا لثواب فاذا خلعت عن المقصود لا یكون لها صحت لافہا لم تشرع الامع کو تھا عبادۃ انہی علاوہ بران حدیث انما الاعمال بالنیات کا اجزاء موافق مذہب امام کے اُن امور میں ہوگا جن میں نیت فرض ہے یہاں تو ہر ایک کن نماز میں نیت فرض ہونا تو کیا سنت بھی نہیں کیونکہ نیت صلاۃ کی کل اجزاء پر اس کے شامل ہر اور وہ جو کہتے ہیں کہ موافق مذہب شافعی کے نماز باطل ہونا لازم آتا ہر وہ بھی باطل اور افتر ہر کیونکہ مذہب شافعی میں ترجمہ پڑھنا بالکل درست نہیں ہر نماز میں قراءۃ نظم قرآن سے کرنا فرض ہر اگر عربی پڑھنا جانا ہو تو نہیں اگر عربی پڑھنا جانتا ہو تو اس کے عوض تسبیح پڑھنا اور اگر وہ بھی نہیں جانتا ہو تو خاموش کھڑے رہنا ہر پھر شافعی کے مذہب پر نماز کیسا باطل ہوگی نعوذ باللہ من الغی والعبادۃ قولہ اور بعض لوگ جو تاویل کرتے ہیں کہ سلمان فارسی کے زبان سے بعض الفاظ درست نہیں نکلتے تھے



اس واسطے حضرت انکو ترجمہ پر ہٹنے کا حکم فرمائے جو یہ بات غیر معتبر ہو کہ بعض الفاظ اس کے  
 خارج سے ادا نہ ہونے سے نماز غیر جائز نہیں ہوتی مگر یہ کہ معنی میں خلل ہو اور وہ ہر جگہ اور  
 اکثر جگہ ممکن نہیں پس اس سبب سے ترجمہ پر ہے حضرت حکم فرمایا کہ اگر ضرورت تھی دوسرا کہ  
 اگر حضرت کا غرض ویسا پانے تو نہ کورایمہ یہ حکم کرنے کے خارج ادا نہ ہونے کے صورت میں  
 ترجمہ پر ہٹا دیت ہر اور یہ عام حکم نہیں کرنے کے عذر کی صورت میں ہٹا جائے اس پر اقول  
 کسی ایک فقیہ یا محدث نے نہ اس حدیث کو ذکر کیا ہر اور نہ اس کو تاویل فرمایا جیسا ہم سابق میں  
 اسکی تحقیق کہہ آئے ہیں در صورتیکہ وہ حدیث پائی جاتی تو البتہ یہ صاحب کا استدلال اور ہکا بھکا  
 اسکا رد موقع پر ہوتا اس حدیث کا تو پتا نہیں اسلئے انکے اس قول کو ہم یہودہ جان کر اس کے رد میں  
 کچھ بیان کرنا بیفایہ سمجھے اور اعراض اس سے اولی جانا لگتا تھا کہ ہوں کہ یہاں اس میں  
 المفال نے خارج کے ادا کو جو فقہا لازم نہیں کہتے ہیں عدم حسن قراءۃ نظم قرآن پر محمول فرمایا ہر  
 حالانکہ دونوں امر میں آسمان و زمین کا فرق ہر الکامل خارج سے مراد یہاں خارج حروف  
 عربی کے ہیں جیسا ذال را ضا د ثا سین صا د اور کم و بیشی ان خارج کی فقہاء کے پاس  
 جائز رکھی گئی ہر اس میں ترجمہ کی حاجت نہیں نہ مراد خارج سے نظم عربی کی عدم قدرت جیسا  
 طعام الاثم کو طعام البیثم کہنا اور یہ عذر مجوز ترجمہ کا ہر فاین هذا من ذاك **قوله**  
 اس واسطے محذور خاص اس ضرورت کیلئے ایک تفسیر قرآن کی مع ترجمہ موسوم بمعرودۃ التوفیق تحریر کیا تھا

جانیو کہ اس صاحب نے اپنے ہندی قرآن کا عروۃ الوثقی نام رکھا ہے اور ہکا ایک جزو طبع کیا ہے اور وہ ایسا ہے کہ ترجمہ نظم قرآن کا الگ بگڑ متن میں لکھا ہے اور بعض تفسیر قرآن کی ہندی میں اس کے حاشیہ پر ثبت فرمائی ہے اب یہاں کہتے ہیں کہ ایک تفسیر قرآنی سے ترجمہ تحریر کیا ہے سو وہ شاید اس ہی سے مراد ہو۔ بہر حال گفتگو علماء خفیہ کی اور اختلاف انہوں کا فقط پڑھنے پر قرآن کے ترجمہ کے تھا مگر لکھنا اس کا بدون نظم قرآن کے سخت منع اور حرام ہے محیط ربانی میں ہر دان اعتاد القراءة بالفارسیۃ او اراد ان یکتب المصحف بالفارسیۃ منع من ذلک علی اشد المنع انہی فتاویٰ مطلوب المؤمنین میں ہر دان اراد ان یکتب المصحف بالفارسیۃ منع من ذلک اشد المنع کافی شرح وافی میں ہر دان اعتاد القراءة بالفارسیۃ او اراد ان یکتب مصحفا بالفارسیۃ منع رواہما حاشیہ در مختار میں ہے (قولہ تجوز کتابۃ آیتہ و آئینہ بالفارسیۃ لا اکثر) فی الفتح عن الکا ان اعتاد القراءة بالفارسیۃ او اراد ان یکتب مصحفا ہا منع وان فعل فی آیتہ و آئینہ لا فتاویٰ تاتارخانیہ میں ہر دان اعتاد القراءة بالفارسیۃ او اراد ان یکتب المصحف بالفارسیۃ منع من ذلک اشد المنع اصول الرضائین ہر ویروا ان با حنیفۃ رجح الی قولہا و هو الصحیح و لهذا لو اعتاد القراءة بالفارسیۃ او اراد ان یکتب مصحفا بالفارسیۃ یمنع تحقیق شرح حسامی میں ہر حرمتہ کتابۃ المصحف بالفارسیۃ و حرمتہ المداومتہ و الاعتیاد علی القراءة بالفارسیۃ معراج البہایہ میں ہر لو اعتاد قراءۃ القرآن

او كتابة المصحف بالفارسية يمنع اشد المنع فتح القدير حاشية دايه من ايران اعناد  
 القراءة بالفارسية او اراد ان يكتب مصحفا بها يمنع نهائيه حاشية دايه من ايران  
 اعناد قراة القرآن او كتابة المصحف بالفارسية يمنع منه اشد المنع حتى ان واحدا  
 من اهل الاهواء في زمان الشيخ الامام الجليل ابي بكر ابن الفضل كتب فتوى عنها  
 اليه ان الصبيان في زماننا شق عليهم التعلم بلغة العرب هل يجوز لنا ان نعلمهم بالقراءة  
 فقال للسفتي ارجع حتى نأمل ثم استبحث من حاله فاذا هو كان معروفا بفساد  
 مذهبه فاعطى لواحد من خدامه سكيناً فقال له اقله ومن اخذك به فقل ان  
 فلانا امرني به ففعل فجاء شرطى وقال ان الامير يدعوك فذهب الشيخ اليه فقص القصة  
 وقال ان هذا يريد ان يبطل كتاب الله فخلع له الامير وجازاه بالخيرات حتى كفاه حاشية دايه  
 من يحيى الباي لكهاير امام رازي في مناقب شافعي رضي الله عنه من فرمايان خاقان سمرقند  
 كان له وزير وكان مجوسيا في قلبه الا انه كان يظهر الاسلام على سبيل النفاق فانفق انه  
 قال للملك يوما يجب علينا ان نسعى في تقرير مذهب ابي حنيفة وهو ان يامر الناس  
 بقراءة سورة الفاتحة بالفارسية وكان غرضه ان ينقل الناس من دين محمد صلى الله عليه وسلم  
 الى الدين المجوس والى كفءا بشعظيم الله باللسان الفارسي فغرض الملك ذلك الكلام على فقهاء  
 وفيهم الشمس الحلو المسمى صاحب ابي حنيفة فانكر ذلك اشد الانكار وافشى مجلد دم ذلك الوزير فقتل  
 الله

اور الفجر القدسية للشيخ بن علي بن برقال مؤلف الهداية الامام الاجل برهان الدين ابو الحسن  
 رحمه الله في كتاب التجنيس والمزيد ما نصه ويمنع من كتابة القرآن بالفارسية بالاجماع  
 لانه يؤد الى الاخلال بحفظ القرآن لانا امرنا بحفظ القرآن النظم والمعنى فانه دلالة  
 على النبوة ولانه ربما يؤدى الى التهاون بأمر القرآن انتهى اور دوسرى جاك برقد منا حكاية  
 الاجماع على منع كتابة القرآن العظيم بالفارسية وانه انما نص على الفارسية لافادة المنع  
 بغيرها بطريق الاولى لان غيرها ليس مثلها في الفصاحة انتهى فآوى شيخ ابن حجر كل من  
 هل تحرم كتابة القرآن الكريم بالعجمية كقرآته اجاب بقوله قضية ما في المجموع على الاصح  
 التحريم وذلك لانه قالوا ما نقل عن سلمان رضى الله عنه ان قواما من الفرس سألوه  
 ان يكتب لهم شيئا من القرآن فكتب لهم فاتحة الكتاب بالفارسية فاجاب اصحابنا  
 بانه كتب تفسير الفاتحة لاحقيقتها انتهى فهو ظاهر او بجى فرماتى من في كتابة القرآن  
 بالعجمي تصرف في اللفظ المعجز الذي حصل التحدك به بما لم يرد بل يوهم عدم الاعجاز بل  
 لان الفاظ العجمية فيها تقديم المضاف الى المضاف ونحو ذلك مما يخل بالنظم وينوش  
 الفهم وقد صرحوا بان الترتيب من مناسط الاعجاز هو ظاهر فحرمه تقديم آية على آية  
 كتابة كما يحرم ذلك قراءة فقد صرحوا بان القراءة بعكس السور مكرهه وبالعكس الآيات  
 محرمه وفرقوا بان ترتيب السور على النظم المصحف منطوق وترتيب الآيات قطعى

و نزع عن ان کتابہ بالجمیۃ فیہا سہو لتو للتعلیم کذب مخالف للواقع والمشاہدۃ علامتہ  
لذلک علی انہ لو سلم صدقہ لم یکن مبیحاً لایخرج الفاظ القرآن عما کتبت علیہ  
واجمع علیہا بہ السلف والمخلف انتہی شیخ ابن حجر مکی کا کلام تمام ہوا شیخ شہاب الدین  
طبنہ اس نے بھی ایسے کے مثل اپنے فتاویٰ میں لکھا ہر آدروہ جو جو بات اعتراضات مجملین کہتے  
ہیں (کہ نقل بالمعنی تو عامی علم کے پاس درست اور محدثین کے کتب میں موجود اور ترجمہ و تراکیما  
عبارت اس ہی نقل بالمعنی سے ہر پس جوازمین اسکے کیا شبہ انتہی خلاصہ) **اقول**  
اس غرض کو گھٹا نہ صاحب نہایت گھٹا تو ہے بتطویل کر کر مکر بحثو تمام ذکر کرتے ہیں بہر حال  
اس دلیل کو گھٹا نہ صاحب نے تین امر پر بنا لیا ہر اول نقل بالمعنی کے قاعدہ پر۔ دوسرا نقل بالمعنی  
قرآن میں بھی جائز ہر تیسرا نمازمین نقل بالمعنی بھی درست ہر لکن یہ تینوں امر بالکل ثابت  
ہیں جو ہیں جائز کہ نقل بالمعنی کے مسئلہ کو محدثین اور اصولیین نقل الحدیث بالمعنی کر کے  
ذکر کرتے ہیں قرآن میں نقل بالمعنی رہا یہ اب ہر کر کے کو لی کہتا نہیں اور یہ قاعدہ نقل الحدیث  
بالمعنی کا حدیث میں مختلف فیہ ہر اختلاف اسکا اصول کے کتب میں صراحتہ مذکور ہوا ہر علاؤ  
بران اجزا اسکا حدیث میں کئی ایک امور سے تخصیص پایا ہر جیسا لفظ مشترک نہونا اور مجمل  
ومتشابه نہونا اور جوامع الکلم سے نہونا اور اسکا لفظ ومعنی مقصود بالا معجاز نہونا وغیر ذلک جیسا  
اصول کے کتب میں مذکور ہر بحر محیط میں ذکر کئی نے لکھا ہر واعلم ان المنقول عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ضرر بان احدهما القرآن ولا شك في وجوب نقل لفظه لان القصد منه الاعجاز والاعجاز  
 الاخبار فيجوز للراوى نقلها بالمعنى وجب قبوله كالنقل باللفظ هذا هو الصحيح تمام الحديث  
 من هر وجره قرآنه بالمعنى وان جازت رواية الحديث بالمعنى لقوات الاعجاز  
 المقصود من القرآن انهى اورمولهنا ملك العلماء شرح مسلم الثبوت من نقل الحديث بالمعنى  
 كى بحث من كثره من واما الكتاب فلما كان معجزا متعلقا بالاحكام الشرعية وجب  
 نقل النظم ايضا انتهى صاحب تصحيح ضبط راوى حديث من كثره وشرطنا فهم المعنى  
 ههنا (اى فى الحديث) لافى القرآن لان المعتبر فى نقله نظمه فلهذا يبالغ فى حفظه  
 عادة بخلاف الحديث انتهى ملا نظام فى شرح مسلم الثبوت من بحث من نقل الحديث  
 بالمعنى كى كذا هر وقد جاز تفسير الكتاب بجميع اللغات مع امتناع نقله بدون  
 هذا النظم اللطيف انتهى بعد كى فرماتے من من الظاهر ان المقصود من تبليغ  
 الاحكام هى الاحكام ولها الفوز بالسعادة العظمى وانما الميكن المهم الاقصى  
 فى القرآن لان الاحكام متعلقة بنفس اللفظ كالقراءة فى الصلاة مثلا انتهى  
 ثابت هوا كى به قاعده نقل بالمعنى كعام نهين ملكه حديث وغيره من جارى هر اور قرآن  
 مستثنى هر جب ان اس سے مستثنى هوا تو نقل بالمعنى قرآنين جارى نهوگا جب قج ان من جارى نهو  
 تو نازين بطريق اولى رست نهوگا لکن وہ جو حالت عدم قدرت پر جارى بولے ہيں وہ

خجست اسقاط ہر بقدر ضرورت مباح ہوگی علی اختلاف المذاہب اور وہ جو بعض کتب میں  
 قرآن کے بعض آیات کا معنی بغیر نظم کے ذکر ہوتا ہر سو وہ ان آیات کی تفسیر ہر ترجمہ علاوہ ہر  
 بعض فقہائے کتابت ایک آیت یا دو آیت کو فارسی میں جائز رکھا ہر اور شیخ عبدالحق دہلوی  
 اپنی تصانیف میں نقل بالمعنی مطلقاً درست ہر کر کے نہیں کہتے ہیں دیکھو انکی عبارت کو جو شرح صراط المستقیم  
 میں فرماتے ہیں این بحث منجر میگردد بکلام در روایت حدیث ونقل آن بالمعنی و در اینجا  
 اختلاف است اکثر جواز آن اندالی آخرہ اور شرح مشکاۃ میں بھی ایسا ہی فرماتے ہیں پس  
 دیکھئے نہ دکھا جو از مطلق منسوب شیخ عبدالحق دہلوی کے طرف کر گئے غلط فہمی حد کو پہونچ گئی ہر  
 اور معلوم کرو کہ جنبضار نے اپنی کتب مقدسہ کا ترجمہ اپنی زبان میں لکھنا شروع کیا اور  
 نقل بالمعنی کو معتبر سمجھا تو رفتہ رفتہ اصل کتب مقدسہ کی زبان کو کھو ڈالا اور انکے ترجمہ معنی نام  
 کم و بیشی راہ یا بٹ گئی اور اصل نہ رہنے سے انکی تصحیح بھی محال نکلے اب تک اسی نام معقول کام کے  
 سبب سے وقت بوقت ترجمہ کے الفاظ و معنی کے بدلانے میں حیرت کر رہے ہیں اور تحریف  
 عیب عار کو ان کتب مقدسہ پر گوارا جانتے ہیں اس صاحب نے جو نصار کا تتبع شروع کیا ہر  
 اور انگریز علی بن خوب ماہرین سو فحای آیت میں یُؤیدُونَ اَنْ یبَدَلُوا کلام اللہ کے  
 داخل ہو گئے ہیں دین کو خراب کرنا چاہتے ہیں لکن اللہ تعالیٰ اپنے کلام کا محافظ ہر ان صاحب کے  
 ارادہ کو خوار و نابود کر دیگا دیکھو اگر ایسا ہی ترجمہ کرنا قرآن کا جائز رکھے اور اسکی کتابت کو محسن

تو اردو جاننے والے کو اپنی زبان میں ترجمہ کرینگے اور فرس فارسی میں اور بے اردو میں اور  
دکنی دکنی میں اور ترک ترکی میں اور حبشی حبشی میں اور کابل پش تو میں اور انگریزی جاننے والے  
انگریزی میں ترجمہ لکھینگے عاقبت اصل قرآن مجبور ہو جاوے گا اور قرآن شریف مثل توریت و انجیل کے  
تحریف ہو جاوے گا آیام رازی اپنی تفسیر میں کہتا ہر لوکان هذا الامر مشروعا لاشتهر جوازہ  
فی الخلق فانه يعظم فی اسماع ارباب اللغات بهذا الطريق لان ذلك يزيل عنهم  
اتعاب النفس في تعلم اللغة العربية ويحصل لكل قوم فخر عظیم فی ان يحصل لهم قرآن  
بالعلم الخاصہ و معلوم ان تجویزہ یفصل الی اند اس القرآن بالکلیۃ و ذلك لیس قوله  
مسلم اور دوسری جا کہتا ہر ان القرآن العربی کا انہ یطلب قراءتہ لمعناہ کذلك تطلب انہ  
لاجل لفظہ و ذلك من وجهین الاول ان لا یجاز فی فصاحتہ و فصاحتہ فی لفظہ  
والثانی ان توقف صحۃ الصلاۃ علی قراءۃ لفظہ یوجب حفظ ثلاث الالفاظ و کثرۃ الحفظ  
من الخلق العظیم یوجب بقاءہ علی وجه الدھر مصونا عن التحریف و ذلك یوجب تحقیق  
ما وعد الله بقوله تعالیٰ انا نحن نزلنا الذکر وانا نحن الحافظون کتاب النش فی قراءۃ العشرین ہر  
منہا ظہور سر اللہ تعالیٰ فی قولہ حفظ کتاب العزیز و صیانتہ کلام المنزل با و فی البیان و التہذیب  
فاللہ تعالیٰ لم یخل عصار من الامصار و لو فی قطر من الاقطار من امام حجتہ قایم بنقل کتاب اللہ  
و اتقان جرو و دروایا نہ تصحیح و جودہ و قراءتہ و یكون وجودہ سببا لوجود هذا السبب



علی سر اللہ ہوسر وبقا وہ دلیلاً علی بقاء القرآن العظیم فی المصاحف والصدور انہی  
 اور جانو کہ عروۃ الوثقی قرآن شریف کے ناموں سے ایک نام ہر اگرچہ حسن نام سے دوسری کتاب کو  
 لقب کرنا جائز ہو تو ہو لیکن اس ترجمہ کو اس نام سے خاص کر ماضیاً کچھ اور جو پر وال ہر العاقل  
 ۱؎ کہ فیہ الاشارة **قوله** وہ ترجمہ نماز میں پڑھنے کے لئے بہت بہتر تر است  
**اقول** ان قرآن شریف میں اللہ سبحانہ فرماتا ہر فاقراً ماتیسر من القرآن اور یہ  
 ہندی قرآن بنانیوالے صاحب کہتے ہیں فاقراً ماتیسر من عروۃ الوثقی الہدیۃ نعوب اللہ  
**قوله** کم و زیادت الفاظ کی اس میں بہت کثرت ہی **اقول** باین لیلیقت دعوی قرآن  
 بنانیکا ہر اس عبارت سے معلوم ہوتا ہر کہ کم و زیادتی اس میں موجود ہر لیکن کتر جب کم و زیادتی ورا  
 ترجمے میں راہ یاب ہوئی تو وہ ترجمہ نہوا تفسیر ہوئی جیسا اوپر امام زکشی سے مذکور ہوا ہر  
 تفسیر کا پڑھنا بالاتفاق نماز کو باطل کرتا ہر بحر الایق میں ہر ولا یجوز بالنفسیر اجماعاً لانہ  
 کلام الناس اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ زیادتی کو خطا کی طرف منسوب کرنے میں جیسا اوپر  
 اور شرح مجمع البحرین میں ہر هذا اذا تیقن بانہ معنی العربیۃ من غیر ان یزید علی شیا  
 اما اذا زاد علی طریق التفسیر یفسد اجماعاً لانہ غیر مقطوع بہ تبیین الحقائق میں زبیری نے  
 فرمایا ولا یجوز بالنفسیر بالاجماع لانہ غیر مقطوع بہ فتاویٰ مطرب الرمنین میں سے  
 وقالوا الشرط عندہ ان لا تحرم منها حرفا ویتیقن بانہ معنی العربیۃ حتی لو قرأ

بنفسیر القرآن لایحوز کافی شرح وافی اور سنی شرح ہدایہ میں ہر ولو قرأ تفسیر القرآن  
 لم یحز لانه غیر مقطوع بہ غایۃ البیان حاشیہ ہدایہ اور ضیاء المعنوی میں ہر قال الامام  
 الزاهد العتابی فی شرح الجامع الصغیر هذا اذا قرأ بالفارسیۃ لفظ بما هو  
 فی معناه من غیر ان یزید فیہ شیئاً اما اذا قرأ علی طریق التفسیر یفسد بالاجماع  
 شرح منظومہ لاشیخی میں ہر اما اذا قرأہ بنفسیر القرآن لایحوز لانه غیر مقطوع بہ  
 ذکرہ فی المبسوط اور مسراج الدرایہ میں ہر اما لو قرأ علی طریق التفسیر یفسد بالاجماع

لانه غیر مقطوع بہ ولا یمکن بعیانہ **قوله** باوجود کے معنی ہر جای صاف ظاہر ہے  
 انتہی **اقول** دیکھو ماہرین و فضلاء عرب عجم نظم قرآن شریف کے مقاصد پر جیسا چاہئے یا  
 حاوی ہونے کے لئے کیسی کیسی دشواری اور محن اور تندر کر کے اعتراف بقصور کر رہے ہیں  
 کہ اس صاحب نے ہندی قرآن کو ایسا صاف صاف کر دیا کہ اسکی وقت جاتی رہی اور معنی چھا  
 صاف ظاہر ہو گئی لغت اور تفسیر و معانی وغیرہ کی کتب کی حاجت نہ رہی حالانکہ ہم دیکھتے ہیں  
 ایک بان کا ترجمہ عینہ دوسری زبان میں اسلوب ہر زبان کا علیحدہ ہونے سے اصل سے  
 زاید و قیق رہتا ہر لکن یہاں کیا کیا رد و بدل ہوا ہو گا جو اس صاحب کے فہم کے موافق ترجمہ  
 صاف صاف ظاہر ہو گیا ان قرآن کے حروف و ثقہ جانے کے ذن قریب پہنچے ہیں  
 کہ وہ اس صاحب کے ترجمہ کے اوراق سے محو ہو گئے سمجھ فرمایا مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم

**قوله** اکثر عبارات اسکے باوجود عدم تغیر الفاظ کے مسجع ہر ہر آیت کے اخیر مانند قرآن کے

رعایت قافیہ انتہی **اقول** بل بے تیری جرات کہ ہندی زبان میں مانند قرآن کے

عروۃ الوثقی بنا چکے اللہ صاحب فرماتے ہیں قل لئن اجتمعت الایس والجن علی ان یا

بمثل هذا القرآن لایاتون بمثلہ ولو کان بعضهم لبعض ظہیرا یا اعرسۃ الوثقی

کو اس آیت کے مخالف جانا یا اس کو تاویل غیر جائز کرنا اور کہنا کہ یہ پہلے مانس انسان میں

نہ جن میں کچھ اور خلقت میں جو اسے اس آیت میں منعی ہوئی سو مثل ثابت ہوئی اور وہ

منعی جن وہ اس پر منحصر تھی۔ نعوذ باللہ منها۔ علاوہ بران قافیہ کالفظ قرآن کے فواصل پر

الطلاق کرنا ممنوع ہر لکن گھٹالہ صاحب کے پاس ممنوع حکم جواز رکھتا ہر اتقان فی علوم القرآن

میں ہر وہ لایحوز تسمیت ہا قوافی اجماعاً انتہی اور دوسری جا ہر و کما یمتنع

استعمال القافیۃ فیہ یمتنع استعمال الفاصلۃ فی الشعر لافہا صفت لکتاب اللہ تعالیٰ

فلا تلعنہ انتہی **قوله** بالفعل سیارہ عم اس سے ضرورت نماز کے لئے چہا پاکیا ہر

انتہی **اقول** ضرورت نماز تو فقط ایک آیت یا تین آیت قرآن پر منحصر تھی سیارہ عم کی

ضرورت تھی عدم ضرورت کو ضرورت بولنا زندیقوں اور جلی حدیوں کا شیوہ ہر

**قوله** اور اگر کوئی دوسرا ترجمہ اس سے بہتر نظر آئے وہ یہی مناسب ہے انتہی

**اقول** یہ کہ بخت آپ خراب ہو اسو ہوا دوسروں کو بہتر ترجمہ بنائیں کی ترغیب دے ہا ہر

آیہ یامرہن بالمدکر وینہون عن المعروف کو کیا پڑھا نہیں اور حدیث من دعا الی ضلالۃ کان علیہ من الاثم مثل آثام من تبعہ لا ینقصہ لک من اثمہم شیئاً کو کیا سنا نہیں البتہ اردو زبان جاننے والوں میں اس گھٹالے صاحب کے بہتر ترجمہ لکھنے والے بہت ہونگے خدا خیر کرے یہاں سے گھٹالہ صاحب کے اقوال و لایل تمام ہوئے ہم بھی اسکے رد کو تمام کر کے موافق موعود کے احکام فتویٰ لکھتے ہیں ربنا لا تزعقلو بنا بعد اذ ہدیتنا و ہب لنا من لدنک رحمتا انک انت الوہاب

# فتویٰ

اہل سنت و جماعت کو چاہئے کہ اسکو ایسا ترجمہ بنائے سے منع کریں اور توبہ لیویں پھر نہ مانگیں تو ایسے شخص کی صحبت پر ہیز کریں اور اس سے سلام و کلام اور دوستی و محبت کچھ نہ لکھیں۔ قطع نظر دعویٰ ہمدویت اور دعویٰ نبوت کے جو فی الحال طاہران سے باز آیا ہر بہر شخص زندقہ قرأت ترجمہ قرآن کی غازیں جو علی العموم جائز نہیں ہر اسکو واجب ہے کہ ہر جواز خاص جو بعضوں کے نزدیک اسماۃ شدیدہ ہر اسکے طرف دعوت کرتا ہر اور اعتقاد جسکا حرام قطعی ہر اسکو دامت کرم نے کیلئے تعلیم کرتا ہر اور ترجمہ قرآن کا بدو ن نظم عربی

لکھنا ممنوع بالا جماع ہر اس کو لکھ کر تشہیر دینا چاہتا ہر مسئلہ و مسائل سے اسلام کے اور قواعد فقہی سے  
 بالکل ناواقف ہے پر ہمت اور ضد ایسی دکھتا ہر کہ بالکل نہ بات سنتا ہر نہ سمجھتا ہر اور غلط  
 کے حق میں لکھتا ہر کہ (دس جہان کہیں ایک مقدمے کو ست کرنا مزادہ کرتے ہیں ہر ایک  
 اپنے مقصود کے لفظ کے ساتھ سکور وایت کرتا ہر اور یہہ دیانت خارج ہر انتہی دکھتا ہر کہ  
 اس قسم فقہاء کے مختلف عبارات اپنے دعویٰ میں ذکر کریں تو مسیح بنو گئے بلکہ اسطرح سے  
 رد کیا جائیگے انتہی اور بھی لکھتا ہر کہ فقہاء اپنے قیاسات میں افراط و تفریط کر کے اصل کے  
 خلاف روایات کو ذکر کرتے ہیں انتہی کلام) اگرچہ ایسے شخص کہ تغزیر شدید دینے پر فقہاء متفق  
 ہیں لکن وقت دیکھتے ہو اور اس کے سطور کے اقوال کو اس کی ناہستگی پر جمول کر کے فقط ایک تہدید کے لئے  
 اوپر مذکور ہوا سوطم کیا گیا ہر شاید راہ رہت پر آوے اور ہمت اور ضد چھوڑ دیوے  
 فتاویٰ تاتار خانہ میں لکھتا ہر رجل فظم القرآن بالفارسیۃ یقتل لاند کافر  
 فتاویٰ عالمگیری میں مذکور ہر و فی النجیر رجل فظم القرآن بالفارسیۃ یقتل لاند کافر  
 اصول الرضائین ہر لو اعناد القراءة بالفارسیۃ او اراد ان یکتب مصحفا بالفتاویٰ  
 یمنع محیطیریانی من مسطور ہر وان اعناد القراءة بالفارسیۃ او اراد ان یکتب المصحف  
 بالفارسیۃ منع من ذلك علی اشد المنع انتہی و کذا فی النہایہ وغیرہا فتاویٰ عالمگیری  
 میں کہتا ہر رجل ارتکب شیئا من الصغایر فقیل لہ تب الحی اللہ فقال من چہ کردہ ام تا تب

باید کرد و یکه در کذا فی المحيط جوهر العقیدین میں لکھا ہے ان المبتدع ومن اقترف ذنب  
 عظیماً ولم یقتب لا یسلم علیہم ولا یرد علیہم السلام آنساب لا آنساب بن جبر  
 ولو قال انا لا اعلم یفتوی الفقہاء اولیس كما قال العلماء فانہ یعزز فتاویٰ ثانی  
 فی النصاب من بعض عالمین غیر سبب ظاہر خیف علیہ الکفر انتھی  
 وما علینا الا البلاغ واللہ الموفق وهو الهادی الی الصواب وصلى الله على  
 خير خلقه سيدنا محمد وآله واصحابه

وسلم

کتاب احمد بن قاضی الملک کان اللہ ایاہم

باسمہ خیر الاسماء

یہ سالہ جو ردین ہر اس شخص کے جسے ترجمہ قرآن کا نماز میں پڑھنا واجب تھا اس سالہ  
 معنی جانے نماز میں قرات کرنا ارکان نماز سے ہمہ تن کر کے ادا کرنا اور اس سالہ کے بعد نماز  
 احمد بن مولانا وقد تھا قاضی الملک نے تالیف کیا ہر اول سے آخر تک لکھا گیا۔ اس سالہ کے بعد  
 صحیح ہر اور اس میں ترجمہ قرآن کے سلسلہ کی تحقیق کا معنی ہوتی ہر اور ہر بات اس کے بعد

خوب حید اور مدلل و محکم میں اور فتویٰ طاری صحیح ہر اللہ سبحانہ تعالیٰ ان کے فراموش نہ ہو  
 اور علم و منزلت زیادہ فرمادے امین لکھتہ محمد اسحاق الخاطب انجمن

طبع لاہور



اصحاب من اجاب کتبہ محمد شہاب الدین قادی عفا عنہ  
رد مسطور اور فتویٰ مطابق مذہب حقہ کے ہر کتبہ عسجد اللہین



قاضی الملک کان اللہ لہ

فہ رسالہ شریفہ مفیدہ لروزم زاعم آثم و مستمکہ علی دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ مطابقت  
لذہب الایمۃ الاربعہ و اللہ در من قال باحسن المقال و بالحق مال و الیہ مال و الی اللہ المرجع و المال نقط  
کتبہ جعفر عباد اللہ الباری السید وجہ الدین احمد قادی عفی عنہ و عن ہدایہ



انہ الحق الیقین فخری اللہ المولف عنما خیر جزاء الی یوم الدین کتبہ علی عفا عنہ  
یہ رد و اور فتویٰ موافق مذہبیت اور جماعت کے ہے فخری اللہ عنما المولف خیر جزاء

کتبہ عبد القادر عفی عنہ



یہ رسالہ موافق شرع شریف کے ہے کتبہ غلام محی الدین غفر لہ  
اللہ در من اجاب لعد احسن فی الرد و الفتویٰ اصحاب فخرہ اللہ بلطفہ و کرمہ و عالمہ بفضلہ و نعمہ

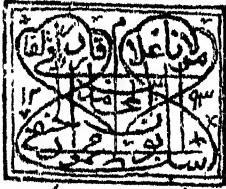


کتبہ الفقیر الی اللہ محمد بن سبغۃ اللہ قاضی الملک کان اللہ لہما

تاوضیح فی ہذا الرد و الفتویٰ من الادلۃ الشرعیۃ و السایل الفقہیۃ فیض لا یریب فیہ بیشک اگر قرات غیر علی  
مین کی تو نماز جائز نہوگی اور معیت ہی ہر کہ امام نے قول جواز سے رجوع کیا ہر رد یک یا دو آیت سے  
زیادہ کتابت قرآن شریف کی غیر عربی میں جائز نہیں پس زبان ہندی یا فارسی میں اپنے طرف سے

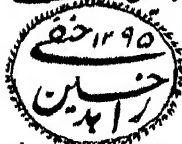
بلکہ قرآن

یک قرآن بنالینا اور سیکونمازین ترہنا اور ترہنے کے لئے حکم کرنا گو ایک نہ ہوتا یہ ایجا  
کرنا ہر خداوند عالم جل شانہ امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پر رحم فرماو اور ایسوں کے فساد سے  
بچاؤ آمین واللہ اعلم بالصواب الفقیر الی اللطف ربہ الخفی

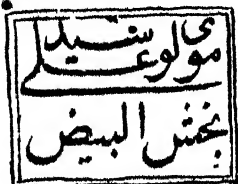


ابوالحاجہ سلطان محمود الخفی رحمہ اللہ

یہ سالہ شریفہ مطابق ہر مذہب ائمہ اربعہ کے اور دوسے اس شخص کا جو تائید کرتا ہے  
دین عیسویہ کی جیسے نصاریٰ انگریزی سے رکھ کر درپردہ تعلیم و تعلم سے قرآن شریف کے باز رکھتے ہیں  
اور قائل اس مسئلہ کا یعنی ترجمہ قرآن شریف کا کسی زبان میں سو زبان عربی کے پڑھیکا علانیہ  
قول مرجوع عنہ اور نامعتبر کو لیکر قرآن شریف کی پڑائی کو نسبت و بالود کرنا چھتا ہر خدا یتعالے  
ہر ایک میں کو ایسے ضال و مضل کے دام فریب سے بچاؤ اور جزا دیوے خدا یتعالے مصنف کو  
اس سالہ کے دارین میں خیر جزا آمین یا رب العالمین کتبہ زاہد حسین عفی عنہ



ہذہ الرسالة التي فيها شمع الاذكياء وشهر الادباء وسان العيون وعين الانسان والعزیز الامجد مولوی  
احمد ابن حبیبہ وشیخنا بدرالدولہ قائل الملک المغفور طول اللہ عمرہ وحصل المالہ فی الدارین ردًا زعم القائل  
من القائل بجواز قرأة ترجمہ القرآن فی الصلوۃ مطلقا صحیحہ ومتضمنة للمسايل المعترية من الكتب الفقہیۃ



جزاہ اللہ خیر جزا کتبہ سید علی بخش البیض کان اللہ  
ہذہ الجواب صحیح لایب فیہا کتبہ خاکبای امت رسول محمد احمد سعید

عفی عنہ وعن البویہ



یہ جواب اس زندیق کا جو ترجمہ قرآن شریف کا تا زین مطلقاً پڑھنا جائز ہر کہ  
 بیشک صحیح اور مطابق فرع و اصول کا ہے۔ خزا و خیر دیو ہے اللہ تعالیٰ اس مجاہد  
 میر تقی حسین عفی عنہ۔

سید محمد علی قادری عفی عنہ۔

ہذا الاجوبہ صحیحہ بلا ارتباب واللہ اعلم بالصواب کتبہ محمد عبد الکبر  
 دعن اسلافہ



ہذا الجواب صحیح مطابق باقوال الایمہ  
 کتبہ محمد عبد کان اللہ

# غسلطنامہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹	۶	زیتیکا	زندیکا	۴۴	۱	زمان	زبان
۱۳	۴	عذو	عذر	۴۵	۷	بیف	یف
۱۶	۹	لوے	لوے	ایضاً	۱۲	متفضل	تفضل
۲۷	۷	شرح	شرح	۴۶	۱۰	نطے	سطے
۲۹	۴	سج	شرح	۵۰	۴	بعض	بعض
۳۵	۶	نگے	نگے	۵۲	۸	فاز	فار
۳۶	۷	یعد	یقدر	ایضاً	۱۴	رے	رے
۴۰	۱۳	بعض	بعض	۵۵	۳	ے	ے
۴۱	۱	قراءہ	قراءہ	۵۷	۷	المحفظة	المحفظة
ایضاً	۴	حسن	حسن	۵۸	۱۴	الیتیم	الیتیم
ایضاً	۵	عذر	عذر	۶۶	۸	قران	قران
ایضاً	۱۰	نقہا	نقہا	۶۹	۱	إلی	إلی
ایضاً	۱۱	یھر	یھر				